بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Regd No P/GDP-23

Phone No 35.

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ

بدر

قادیان

AHMADIYYA MUSLIM CENTENARY 1889 1989

شبیہ مبارک سیدنا حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ

خصوصی اشاعت

"جب خلیفہ بنانا اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے تو کسی اور کی کیا طاقت ہے کہ اس کے کام میں روک ڈالے .... جب میں مرجاؤں گا تو وہی کھڑا ہوگا جس کو خدا چاہے گا اور خدا اس کو آپ کھڑا کردے گا۔"

(بدر ۱۱ جولائی ۱۹۱۲ء صفحہ ۵،۴)

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دائمی مرکز قادیان کا تبلیغی، تعلیمی اور تربیتی ترجمان

خلافت نمبر

ادارۂ تحریر

ایڈیٹر:- عبدالحق فضل

نائب:- قریشی محمد فضل اللہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

اداریہ

خلافتِ حقّہ اسلامیہ کے دو نہایت بابرکت دور

قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ ٥

(سُورۃ النُّور : آیت ۵۶)

ترجمہ :- اللہ تعالیٰ تم میں سے کامل ایمان رکھنے والوں اور اعلیٰ اعمال بجالانے والوں کے ساتھ وعدہ کرتا ہے کہ وہ انہیں اسی طرح دُنیا میں خلیفہ مقرر کرے گا جس طرح اس نے تم سے پہلی قوموں میں خلفاء مقرر کئے تھے ۔ اور اللہ تعالیٰ ان خلفاء کے ذریعہ اس دین کو جو اس نے ان کے لئے پسند فرمایا ہے ، مضبوط اور مستحکم کرے گا ۔ اور اُن کے خوف کی حالت کو امن سے بدل دے گا ۔ وہ میری ہی عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے ۔ اور جو انکار اور ناشکری کا راستہ اختیار کرے گا وہ عہد توڑنے والے لوگوں میں سے ہوگا ۔

اِس آیتِ استخلاف میں مندرجہ ذیل باتیں قابلِ غور ہیں :-

(۱) - بظاہر خلفاءِ راشدین کا انتخاب مومنین کرتے ہیں ۔ لیکن یہ محض مخلصین کو اعزازی مقام دیا جاتا ہے ۔ درحقیقت یہ انتخاب اللہ تعالیٰ کی مشیّتِ کاملہ کے تحت عمل میں آتا ہے ۔ جس پر یہ الفاظ شاہد ناطق ہیں کہ " لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ " یعنی اللہ تعالیٰ ان کو خلیفے بناتا ہے ۔ اس کا ثبوت یہ بھی ہے کہ مومنین مخلصین اِنتخاب میں تو اعزازی طور پر حصّہ لے سکتے ہیں لیکن استقرارِ خلافت کے بعد کسی فرد یا قوم کو یہ حق نہیں ہوتا کہ خلیفۂ وقت کو معزول کرے ۔ حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کو مخالفین نے معزول کرنے کی کوشش کی ۔ مگر ان خلفاء کرام نے سختی سے ان کا مقابلہ کیا ۔

(۲) - " کَمَا " حرفِ تشبیہہ ہے ۔ یعنی اُمّتِ محمدیہ میں ایسے خلفاء کرام ہوں گے جیسے ان سے پہلے لوگوں میں خلفاء کرام تھے ۔ قرآنِ کریم میں جہاں سلسلہ موسویہ اور سلسلہ محمدیہ کے مابین مشابہت بتائی گئی ہے وہاں بھی یہی " کَمَا " کا حرفِ تشبیہہ استعمال ہُوا ہے ۔ فرمایا اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَیْکُمْ رَسُوْلًا شَاھِدًا عَلَیْکُمْ کَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا (مزمّل) ۔ اس سے ثابت ہُوا کہ پہلے خلفاء سے مُراد حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلفاء ہیں ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی موسوی شریعت کے دوسرے دَور کے خلیفہ تھے ۔ لہٰذا اُمّتِ محمدیہ میں ان کے مشابہ خلیفہ تو آسکتا ہے ، خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام اگر زندہ بھی ہوتے تو اُمّتِ محمدیہ میں نہیں آسکتے تھے ۔

(۳) - دو سلسلوں کے مابین مماثلت میں اوّل اور آخر کو دیکھنا ضروری ہوتا ہے ۔ چنانچہ سلسلہ موسویہ اور سلسلہ محمدیہ کے مابین اوّل اور آخر کے اعتبار سے کامل مماثلت پائی جاتی ہے ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی تشریعی نبی تھے اور حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریعی نبی ہیں ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد چودھویں صدی میں مبعوث ہونے والے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی غیر تشریعی نبی تھے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چودھویں صدی میں اُمّتِ محمدیہ میں مبعوث ہونے والے حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی غیر تشریعی اور اُمّتی نبی ہیں ۔ لہٰذا دونوں سلسلوں کے مابین کامل مشابہت ہوگئی ۔

اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے دُوسرے مسلمان بھائیوں کو بھی اِن حقائق پر ٹھنڈے دِل سے غور کرنے کی توفیق عطا فرمائے ؎

اک طرزِ تغافل ہے سو وہ ان کو مبارک
اِک عرضِ تمنّا ہے جو ہم کرتے رہیں گے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اُمّتِ موسویہ کی طرح اُمّتِ محمدیہ میں بھی خلافت کے دو ہی دور بتائے ہیں ۔ فرمایا :-

تَکُوْنُ النُّبُوَّۃُ فِیْکُمْ مَا شَآءَ اللّٰہُ اَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُھَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوْنُ خِلَافَۃٌ عَلٰی مِنْھَاجِ النُّبُوَّۃِ مَاشَآءَ اللّٰہُ اَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُھَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوْنُ مُلْکًا عَاضًّا فَتَکُوْنُ مَا شَآءَ اللّٰہُ اَنْ تَکُوْنَ ۔ ثُمَّ یَرْفَعُھَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوْنُ مُلْکًا جَبْرِیَّۃً فَتَکُوْنُ مَا شَآءَ اللّٰہُ اَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُھَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوْنُ خِلَافَۃٌ عَلٰی مِنْھَاجِ النُّبُوَّۃِ ثُمَّ سَکَتَ ۔ (مشکوٰۃ المصابیح کتاب الرقاق باب الانذار)

ترجمہ :- فرمایا (مسلمانو!) تم میں نبوّت کا یہ دَور اس وقت تک قائم رہے گا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا کہ یہ دور قائم رہے پھر یہ دَور ختم ہو جائے گا پھر اس کے بعد خلافت کا دَور آئے گا جو نبوّت کے طریق پر قائم ہوگا ۔ پھر کچھ عرصہ بعد یہ خلافت اُٹھ جائے گی ۔ اس کے بعد کاٹنے والی یعنی ظلم کرنے والی بادشاہت کا دَور آئے گا ۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد وہ دَور بھی ختم ہو جائے گا ۔ اس کے بعد جبری حکومت کا دَور آئے گا ۔ جو اگرچہ ظلم کے طریق سے اِجتناب کرے گا مگر جمہوری طریق کے منافی ہوگا ۔ پھر یہ دَور بھی ختم ہو جائے گا ۔ اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج النبوّۃ قائم ہوگی ۔ اس کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے ۔

اِس حدیثِ نبویؐ کے مطابق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر صدیق ، حضرت عمر ، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم خلفاء راشدین اور خلفاء علیٰ منہاج النبوت تھے ۔ اور چودھویں صدی میں مبعوث ہونے والے حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اُمّت محمدیہ میں خلیفۃ اللہ ہیں ۔ جن کے خلفاء کرام خلیفۃ المسیح کہلاتے ہیں ـــــ اور آج کرۂ ارض پر جماعتِ احمدیہ وہ واحد جماعت ہے جو ڈنکے کی چوٹ سے آیتِ استخلاف کی مصداق ہونے کا دعویٰ اور عملی ثبوت پیش کر رہی ہے ۔ خلیفہ چونکہ خدا بناتا ہے اِس لئے مسلمانوں کے باقی بہتّر فرقوں میں سے کسی ایک کو یہ جُرأت بھی نہیں ہے کہ وہ آیتِ استخلاف کے اِستشہاد سے اپنی صداقت کو پیش کرنے کا دعویٰ بھی کر سکے ۔ ثبوت پیش کرنا تو دُور کی بات ہے ۔ پس قرآن کریم کی آیتِ استخلاف اور حدیثِ نبویؐ کے مطابق کرۂ ارض پر پائی جانے والی خلافت سے وابستہ صرف ایک ہی جماعت ہے اور وہ جماعتِ احمدیہ ہے ؎

جس کو سب شوق سے سُنتے ہیں وہ آواز نہ ہو ۔ تم کو احساس ہو جنگل کی صدامت ہونا

حضرت مُصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :-

" اَے میرے دوستو ! میری آخری نصیحت یہ ہے کہ سب برکتیں خلافت میں ہیں ۔ نبوّت ایک بیج ہوتی ہے جس کے بعد خلافت اُس کی تاثیر کو دُنیا میں پھیلا دیتی ہے ۔ تم خلافتِ حقّہ کو مضبوطی سے پکڑو اور اس کی برکات سے دُنیا کو متمتع کرو

(باقی دیکھئے صلا پر)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرّابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز بخیر و عافیت ہیں الحمدُ للہ

احبابِ کرام دِل و جان سے پیارے آقا کی صحت و سلامتی ، درازیٔ عُمر ، خصوصی حفاظت اور مقاصدِ عالیہ میں معجزانہ فائز المرامی کے لئے تواتر سے دُعائیں جاری رکھیں ۞

ہفت روزہ بدر قادیان

خلافت نمبر

بابت

۲۸ شوال ۱۴۱۰ ہجری
۲۴ ہجرت ۱۳۶۹ ہش
۲۴ مئی ۱۹۹۰ ع

جلد : ۳۹ شمارہ : ۲۰

شرحِ چندہ

سالانہ	۶۰ روپے
ششماہی	۳۰ روپے
ممالکِ غیر بذریعہ بحری ڈاک	۲۵۰ روپے
فی پرچہ	ایک روپیہ ۲۵ پیسے
خاص نمبر	تین روپے

[redacted]

منیر احمد حافظ آبادی ایم ۔ اے ۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا ۔

(پروپرائیٹر) :-
نگران بورڈ بدر قادیان

مَیں خُدا کی ایک مجسّم قُدرت ہُوں!

اور

میرے بعد بعض اَور وجُود ہوں گے جو دُوسری قُدرت کے مظہر ہوں گے

کلماتِ طیّبات سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسّلام

"یہ خُدا تعالیٰ کی سُنّت ہے اور جب سے کہ اُس نے انسان کو زمین پر پیدا کیا ہمیشہ اس سُنّت کو ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسُولوں کی مدد کرتا ہے اور اُن کو غلبہ دیتا ہے، جیسا کہ وہ فرماتا ہے کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ۔ اور غلبہ سے مُراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشا ہوتا ہے کہ خُدا کی حجّت زمین پر پُوری ہو جائے اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے، اِسی طرح خُدا تعالیٰ اپنے قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی کو ظاہر کر دیتا ہے۔ اور جس راستبازی کو وہ دُنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اس کی تخم ریزی انہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اس کی پُوری تکمیل اُن کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں اُن کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن و تشنیع کا موقعہ دے دیتا ہے۔ اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دُوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دِکھاتا ہے۔ اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔ غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ (۱) خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دِکھاتا ہے۔ (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دُشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردّد میں پڑ جاتے ہیں اور اُن کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مُرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خُدا تعالیٰ دُوسری مرتبہ اپنی زبردست قُدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہُوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خُدا تعالیٰ کے اِس معجزہ کو دیکھتا ہے۔ .... سو اَے عزیزو! جبکہ قدیم سے سُنّت اللہ یہی ہے کہ خُدا تعالیٰ دو قدرتیں دِکھلاتا ہے۔ تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دِکھلا دے۔ سو اَب ممکن نہیں ہے کہ خُدا تعالیٰ اپنی قدیم سُنّت کو ترک کر دیوے۔ اِس لئے تم میری اس بات سے جو مَیں نے تمہارے سامنے بیان کی غمگین مت ہو۔ اور تمہارے دِل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دُوسری قُدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے۔ اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک کہ مَیں نہ جاؤں۔ لیکن مَیں جب جاؤں گا تو خُدا پھر اس دُوسری قُدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خُدا کا براہین میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ فرماتا ہے کہ مَیں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں، قیامت تک دُوسروں پر غلبہ دُوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جُدائی کا دِن آوے۔ تا بعد اس کے وہ دِن آوے جو دائمی وعدہ کا دِن ہے۔ وہ ہمارا خُدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خُدا ہے۔ وہ سب کچھ تمہیں دِکھائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا۔ اگرچہ یہ دُنیا کے آخری دِن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے، پر ضرور ہے کہ یہ دُنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پُوری نہ ہو جائیں جن کی خُدا نے خبر دی ہے۔ مَیں خُدا کی طرف سے ایک قُدرت کے رنگ میں ظاہر ہُوا۔ اور مَیں خُدا کی ایک مجسّم قُدرت ہُوں۔ اور میرے بعد بعض اَور وجُود ہوں گے جو دُوسری قُدرت کے مظہر ہوں گے۔"

(الوصیّۃ صفحہ ۷، ۸)

مامورین اور ان کے جانشینوں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت نمائی کے جلوے دکھاتا ہے

انکی ظاہری کمزوری اور ضعف کی حالت آشکار کر دکھاتی ہے کہ خدائی تائید ان کیساتھ ہے

خدا کی دستگیری ان کیلئے عجائب کام دکھلاتی ہے۔ اور یہی ہمیشہ ان کی پہچان ہوتی ہے

قدرت ثانیہ کے مظہر اوّل حاجی الحرمین سیدنا حضرت مولانا نور الدینؓ کا ایک پر معارف ارشاد

"ذرا ہادی کامل صلی اللہ علیہ وسلّم کی حالت پر غور کرو جب آپ نے دعوتِ حق شروع کی تنہا تھے جیب میں روپیہ نہ تھا بازو بڑے مضبوط نہ تھے، حقیقی بھائی کوئی نہ تھا ماں باپ کا سایہ بھی سر سے اٹھ چکا تھا اور ادھر قوم کو دیکھیں تو نہ تھی مخالفت حد سے بڑھی ہوئی تھی۔ مگر خدا کے لئے کھڑے ہوئے مخالفوں نے جس قدر ممکن تھے دکھ پہنچائے جلاوطن کرنے کے منصوبے باندھے قتل کے منصوبے کئے۔ کہا تھا جو انہوں نے نہ کہا۔ مگر کس کو نیچا دیکھنا پڑا؟ آپ کے دشمن ایسے خاک میں ملے کہ نام و نشان تک مٹ گیا وہ ملک جو کبھی کسی کے ماتحت نہ ہوا تھا۔ آخر کس کے ماتحت ہوا؟ اس قوم میں جو توحید سے ہزاروں کوس دور تھی توحید پہنچا دی اور نہ صرف پہنچا دی بلکہ منوا دی۔ خوف کے بعد امن عطا کیا۔ ان کے بعد ان کے جانشین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہوئے۔ آپ کی قوم جاہلیت میں بھی چھوٹی تھی۔ حضور علیہ السّلام کی قوم میں سے بھی نہ تھے پھر کیونکر ثابت ہوا کہ خلیفہ حق ہیں۔ اسامہ کے پاس بیس ہزار لشکر تھا۔ اسکو بھی حکم دیا کہ شام کو چلے جاؤ۔ اگر اسامہ کا لشکر موجود ہوتا تو لوگ کہتے کہ بیس ہزار لشکر کی بدولت کامیابیاں ہوئیں۔ نواح عرب میں ارتداد کا شور تھا۔ تین مسجدوں کے سوا نماز کا نام و نشان نہ تھا۔ بہت کچھ ہوا۔ پھر خدا نے کیسا ہاتھ پکڑا...... کیسا خوف پیدا ہوا کہ عرب مرتد ہو گئے مگر سب خوف جاتا رہا۔ کیوں؟ اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ نے خلیفہ بنائے تھے۔ اسی طرح ہمیشہ ہمیشہ جب لوگ مامور ہو کر آتے ہیں۔ تو خدا تعالیٰ کی قدرت نمائی ہے ان کے ہاتھ کا تماشا دکھا دیتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی حفاظت میں محفوظ ہوتا ہے یاد رکھو جس قدر کمزوریاں ہوں وہ سب معجزات اور الٰہی تائیدیں ہیں۔ کیونکہ ان کمزوریوں ہی میں تائید الٰہی کا مزہ آتا ہے۔ اور معلوم ہو جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی دستگیری کیا کام کرتی ہے۔ امیر دولت کے گھمنڈ سے مولوی علم کے گھمنڈ سے کوئی منصوبہ بازیوں اور حکام کے پاس آنے جانے کے گھمنڈ سے اگر کامیاب ہوتے ہیں تو خدا کے بندے خدا کی مدد سے کامیاب ہوتے ہیں۔ ان کے پاس سرمایہ علوم اور سفر کے وسائل نہیں ہوتے۔ مگر عالم ہونے کے لاف و گزاف مارنے والے ان کے سامنے شرمندہ ہو جاتے ہیں۔ ان کے پاس کتب خانے اور لائبریریاں نہیں ہوتیں وہ حکام سے جا کر ملتے ہیں۔ مگر وہ ان سب کو نیچا دکھا دیتے ہیں۔ جو اپنے رسوخ اپنی معلومات کی وسعت کے دعوے کرتے ہیں۔ برادری اور قوم اس کی مخالفت کرتی ہے، مگر آخر یوسف علیہ السّلام کے بھائیوں کی طرح ان کو شرمندہ ہونا پڑتا ہے، یہی ہمیشہ ان کی پہچان ہوتی ہے۔"

(خطبات نور جلد اوّل صـــ ۱۲ تا ۱۴)

بقیہ صـــ ۲: تا خدا تعالیٰ تم پر رحم کرے۔ اور تم کو اس دنیا میں بھی اونچا کرے اور اس جہان میں بھی اونچا کرے۔ تا مرگ اپنے وعدوں کو پورا کرتے رہو۔ اور میری اولاد اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد کو بھی ان کے خاندان کے عہد یاد دلاتے رہو۔ احمدیت کے مبلغ اسلام کے سچے سپاہی تا قیامت ہوں۔ اور دنیا میں خدائے قدوس کے کارندے بنیں۔"

(الفضل ۲۰ مئی ۱۹۵۹ء) سے

سلامت ہوں ایام وخشت یا رب،
نگہبانی ۔۔ رب السماء کی

ح۔ عبد الحق فضل

خطبہ جمعہ

مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر کا خاندان حسب سابق اپنی سابقہ سپین کی روایات کے مطابق بہت مستعدی سے ہر پہلو سے خدمت کے میدان میں صف اوّل میں رہا ہے اور انکی ایک بیٹی طاہرہ بھی اپنی بڑی بہن کی روایات کو قائم رکھتے ہوئے جنہوں نے سپین کی تقریبات میں غیر معمولی محنت کی تھی اسی شان کیساتھ محنت کر کے جماعت احمدیہ کی تقریبات کو کامیاب کرانے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے تاریخی سعادت حاصل کی ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۹ ر امان (مارچ) ۱۳۶۹ ہش / ۱۹۹۰ء بمقام "CAIA" پرتگال

مکرم عبد الماجد صاحب طاہر مبلغ سلسلہ لندن کا قلمبند کردہ یہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ ادارہ اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے۔ —— (ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

آج یہ مختصر خطبہ جمعہ جو میں دے رہا ہوں۔ یہ پرتگال ملک میں دیا جا رہا ہے۔

یہاں خطبہ دینے کی وجہ یہ بنی کہ چونکہ یہ پہلا موقع ہے کہ مجھے پرتگال کے ملک میں آکر جماعت احمدیہ کے مشن میں باقاعدہ افتتاح کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ اس لئے میری خواہش تھی کہ اس سفر میں بہرحال

ایک جمعہ پرتگال کی زمین میں پڑھا جائے۔

جہاں تک اس سفر کا تعلق ہے۔ جب سے ہم سپین کی سرزمین سے پرتگال میں داخل ہوئے ہیں اور اب جبکہ ہم جانے کے قریب ہیں اس تمام عرصے میں اللہ تعالےٰ کے فضل کے ساتھ ہم سب نے بے شمار تائیدات الٰہی کے نظارے دیکھے ہیں۔ یہ ایک ایسا ملک ہے جہاں احمدیت بالکل غیر معروف تھی۔ اگرچہ دو سال سے

مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر

نے یہاں مشن کا آغاز کر رکھا ہے اور چند سعید روحوں کو احمدیت میں داخل ہونے کی بھی توفیق ملی ہے۔ لیکن جہاں تک ملک کے اکثر عوام کا تعلق ہے۔ یہاں کے دانشوروں کا تعلق ہے یہاں کے حکومت کے نمائندگان کا تعلق ہے۔ جماعت احمدیہ کالعدم سمجھی جاتی ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے یہاں آنے سے پہلے ایسے حیرت انگیز انتظامات جماعت کو یہاں متعارف کروانے کے پہلے سے ہی تجویز فرما رکھے تھے۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ یہ سارا سفر خدا تعالےٰ کی تائید میں اور اسکی نصرتوں کے درمیان چل رہا ہے چنانچہ یہاں آنے سے کچھ عرصہ قبل۔ محض اتفاقاً یوں لگ رہا تھا لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ خدا کی تقدیر نے ایسا کام کروایا۔ پرتگال کی پارلیمنٹ کے ایک ممبر سے کسی دوست نے تعارف کروایا۔ وہ ہمارے ساتھ کھانے کے لئے بھی تشریف لائے۔ اور تھوڑے عرصے میں ہی وہ اتنا گھل مل گئے اور احمدیت کی تعلیم سے اتنا متاثر ہوئے کہ انہوں نے مجھ سے اس تمنا کا اظہار کیا کہ جب میں پرتگال آؤں تو ان کو بھی کچھ جماعت کی خدمت کا موقع ملے۔ چنانچہ میری اطلاع پر جب مبلغ پرتگال نے ان سے رابطہ کیا تو یہاں کے انتظامات کے سلسلے میں انہوں نے غیر معمولی مستعدی کے ساتھ، غیر معمولی طور پر نصرت کی اور جن باتوں کا وہم و گمان میں بھی نہیں تھا وہ ساری باتیں ان کی اس غیر معمولی محبت اور تعلق اور کوشش کے نتیجہ میں سرانجام پا گئیں

تمام پارٹیوں کے اہم نمائندے ایک ایسی دعوت میں تشریف لائے جو فارن افیئرز کی ہاؤس کمیٹی کے چیئرمین نے دی اور

یہ ایک بہت ہی اہم تقریب تھی۔

جس میں یہاں کے فارن افیئرز کی کمیٹی کے ممبران شریک ہوئے اور مجھے اپنے خیالات کے اظہار کا موقع دیا اور پھر اس کے بعد بعض سوالات کئے جن کے جواب دیئے گئے۔ اس کے بعد ان کی طرف سے لنچ دیا گیا۔ جس میں جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے تمام پارٹیوں کے نمائندگان شامل تھے۔ اور وائس پریذیڈنٹ بھی تھے اور اس فارن افیئرز کمیٹی کے پریذیڈنٹ بھی تھے اور بعض سابق وزراء بھی تھے۔ اور ان سے جب گفت و شنید ہوئی تو اندازہ ہوا کہ کس طرح اسلام کے لئے یہ جگہ پیاسی ہے اور اسلام کی تعلیم سے متاثر ہونے کے لئے بالکل تیار بیٹھی ہے۔ میرے ساتھ جو معزز خاتون بیٹھی ہوئی تھیں انہوں نے تعارف کروایا کہ وہ ایک یونیورسٹی میں پروفیسر تھیں لیکن چونکہ پریذیڈنٹ ان کو جانتا تھا ان کی قابلیت سے متاثر تھا اس لئے ان کو حکومت میں ایک لمبا عرصہ وزیر کے طور پر رہنے کا موقع ملا۔ اور اب بھی بڑے اہم عہدے پر فائز تھیں۔ اور انہوں نے باتوں باتوں میں جب اپنا تعارف کروایا تو پتہ چلا کہ ایک نن سکول میں امکانی طور پر ایک نن بننے کے لئے وہ داخل ہوئی تھیں اور چونکہ عیسائیت کے متعلق وہ بے تکلف سوال کیا کرتی تھیں اس لئے وہ ایک پسندیدہ طالب علم نہیں اور یہ کورس مکمل کرنے کے بعد وہ باقاعدہ یونیورسٹی میں داخل ہوئیں اور اعلیٰ تعلیم حاصل کی، ان کے بیان کے مطابق وہ عیسائی تو ضرور رہیں لیکن عیسائیت کی بہت سی ایسی تعلیمات جو ان کے دماغ کو مطمئن نہیں کر سکتی تھیں ان کی وہ قائل نہیں رہیں۔ جب میں نے اسلامی تعلیمات کے متعلق ان کو بتایا اور جو اسلام بعض نئی رجحانات کے متعلق بتایا تو حیرت انگیز طور پر متاثر ہوئیں اور انہوں نے کہا کہ

آج کا دن میرے لئے بڑا خوش قسمت دن ہے

کہ مجھے آج پہلی دفعہ اسلام کی سچی تعلیم کا علم حاصل ہوا ہے۔ یہ ایک نمونے کا ردعمل ہے جو سپین نے اسی طرح دکھایا۔

ایک اور بڑی اہم تقریب PORTO میں جو پرتگال کا دوسرا بڑا اہم شہر ہے اور تجارتی لحاظ سے پہلا اہم شہر ہے۔ وہاں کی سب سے زیادہ معزز کلب جس کے دو ہزار ممبر ہیں۔ ان کے پریذیڈنٹ نے پہلے ہمیں لنچ دیا پھر اس کے بعد رات کو ایک ڈنر دیا جس میں بہت بڑے بڑے شہر کے معززین اور اسسٹنٹ گورنر بھی شامل ہوئے اور بہت ہی بارونق محفل رہی۔ اس کے بعد مجھے کلب کے ہال میں تقریر کا موقع دیا گیا جس کا موضوع یہ تھا کہ

"اسلام انسان کے بنیادی حقوق کے متعلق کیا رائے رکھتا ہے"

چنانچہ میں نے مختلف پہلوؤں سے اسلام کے بنیادی حقوق کی تعلیم کا ذکر کیا تو اس کے بعد جو دوست ملے ہیں انہوں نے بہت ہی خوشی اور محبت کا اظہار کیا بلکہ ایک ممبر پارلیمنٹ BRITO صاحب نے یہ اصرار کیا کہ انہیں اس کی کیسٹ مہیا کی جائے کیونکہ وہ اپنے دوستوں میں تقسیم کرنا چاہتے ہیں۔ تو یہ سارے امور ایسے ہیں جن پر ہمارا کچھ بھی اختیار نہیں تھا۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں کے اونچے طبقے تک اسلام کا صحیح پیغام پہنچانے کے ذریعے خدا تعالیٰ نے مہیا فرمائے اور ان ذریعوں میں سے ہمیں بھی ایک ذریعہ بنا دیا۔ ان ذریعوں میں جو مقامی طور پر احمدیوں کو خاص سعادت نصیب ہوئی اُن میں مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر کا خاندان حسب سابق، اپنی سابقہ سپین کی روایات کے مطابق بہت مستعدی سے ہر پہلو سے خدمت کے میدان میں صف اوّل میں رہا ہے۔ اور ان کی ایک بیٹی طاہرہ بھی اپنی بڑی بہن کی روایات کو قائم رکھتے ہوئے۔ جنہوں نے سپین کی تقریبات میں غیر معمولی محنت کی تھی اُسی شان کیساتھ محنت کر کے جماعت احمدیہ کی تقریبات کو کامیاب کرانے میں، اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے ایک تاریخی سعادت حاصل کی ہے۔ یہ ایک مبلغ نہیں بلکہ اس مبلغ کا سارا خاندان ہی مبلغ ہے۔ اور جو مخلص احمدی یہاں ملے ہیں ان کے اندر میں نے یہ صلاحیتیں دیکھی ہیں کہ اگر انہیں باقاعدہ مستعد کیا جائے تو وسیع پیمانے پر تبلیغ کے نئے رستے کھل سکتے ہیں۔ چنانچہ ان کے ساتھ جو مجالس ہوئیں ان میں اس موضوع پر گفتگو ہوئی اور میں یہ اندازہ کرتا ہوں اور خدا تعالیٰ سے یہ توقع رکھتا ہوں کہ میرا یہ اندازہ درست ہوگا کہ وہ ایک نیا ولولہ لے کر نئے عزم سے کہ اسلام کی تبلیغ کو پھیلانے کے لئے مستعد ہو چکے ہیں* جس سے میں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ جب بھی دوبارہ یہاں آنے کی توفیق دے گا۔ اُس سے پہلے یہ جماعت جو اس وقت چند نفوس پر مشتمل ہے سینکڑوں بلکہ

ہزارہا نفوس تک پھیل چکی ہوگی

ایک مسئلہ صرف اب یہاں باقی ہے کہ ابھی تک ہمیں باقاعدہ مسجد کے لئے زمین دستیاب نہیں ہو سکی۔ جو دیگہ مشن کے طور پر خریدی گئی ہے وہ سر دست اس چھوٹی جماعت کے لئے تو کافی ہے لیکن آئندہ جیسا کہ میں نے توقعات کا اظہار کیا ہے ضروریات کے لئے بالکل ناکافی ثابت ہوگی اور میری دعا یہ ہے کہ بہت جلد ناکافی ہو جائے۔ اور اس کے لئے بھی خدا تعالیٰ ہمیں ایک بہت عمدہ بڑی وسیع زمین بھی مہیا فرما دے

جو RECEPTION جماعت کی طرف سے کل یہاں دی گئی تھی اُس RECEPTION میں دنیا کے مختلف ممالک کے اور بعض بہت اہم ممالک کے سفارت کار بھی شریک ہوئے اور ان سے گفت و شنید کے دوران ان کے ممالک میں بھی تبلیغ کے نئے رستے نکلے۔ بلکہ ایک ملک کے سفیر نے تو تقریب کے معاً بعد فون کر کے اس خواہش کا اظہار سے اظہار کیا کہ میں دوبارہ ملنا چاہتا ہوں چنانچہ ان کے سفارت خانے جا کر ان سے گفتگو ہوئی۔ اور اُس سے مجھے یہ اندازہ ہے۔ بڑی احتیاط کے ساتھ وہ دعاوی کر رہے تھے لیکن ان کے طرز سے یہ اندازہ

ہوتا ہے کہ بڑے مخلصانہ طور پر وہ اپنے ملک میں احمدیت کی تعلیم کی اشاعت چاہتے ہیں۔ وعدے اس لئے نہیں کرتے کہ ممکن ہے کہ حکومت اس طرح ان کے ساتھ تعاون نہ کرے جس طرح وہ چاہتے ہیں لیکن ان کے محتاط الفاظ سے ایک بات قطعی طور پر ثابت ہو رہی تھی کہ وہ اپنی ذات میں عزم رکھتے ہیں اور چونکہ اسی ملک کے ایک اور سفیر نے بھی پہلے رابطہ کیا تھا اور اسی قسم کے خیالات کا اظہار کیا تھا اس لئے میں امید رکھتا ہوں کہ ان دونوں سفراء کی کوششیں انشاء اللہ بار آور ثابت ہوں گی۔ اور اگر جماعت دعاؤں میں مشغول رہے اور اللہ تعالیٰ سے غیبی امداد طلب کرتی رہے تو ایک تقریب اندر کئی تقریبات کے رستے کھول دیتی ہے۔ اور ایک ملک میں مقبولیت اور کئی ملکوں میں مقبولیت کے سامان مہیا کر دیا کرتی ہے۔ اس طرح ہمارے دروازے جس نئے میدانوں میں کھلتے ہیں۔ اور بہت سے دروازے اور میدانوں میں کھلتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں صرف یہ ایک فکر لاحق ہوتی ہے کہ نئے تقاضوں کو ہم پورا کرنے کے اہل ثابت ہوں گے یا نہیں اور ان نئی ذمہ داریوں کو کما حقہ ادا کر سکیں گے کہ نہیں۔ لیکن چونکہ

یہ دروازوں کے کھلنے کا جو سلسلہ جاری ہوا ہے

یہ بھی ہماری کوششوں سے نہیں بلکہ محض اللہ کے فضل کے ساتھ جاری ہوا ہے اس لئے میں امید رکھتا ہوں کہ وہی فضل ہمارا حامی و مددگار رہے گا اور ان نئے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے ہمیں نئی جوان ہمتیں عطا کرے گا۔ نئے حوصلے بخشے گا۔ نیا استحکام جماعت کو عطا کرے گا اور جو نئی زمینیں ہم اسلام کے لئے فتح کریں گے ساتھ ساتھ ان کو مستحکم کرتے چلے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق بخشے۔ جماعت احمدیہ کے لئے ساری عالمگیر جماعت احمدیہ کے لئے بہت سی خوشخبریاں ہیں جو ظاہر ہو چکی ہیں اور بہت سی ظاہر ہو رہی ہیں اور اس جوبلی کے سال کا پھل ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کثرت سے کھا رہے ہیں کہ دشمن کے لئے سوائے حسرت اور ناکامی اور دانت پیسنے کے کچھ بھی باقی نہیں رہا۔ اللہ تعالیٰ دشمن کے اس بڑھتے ہوئے غیظ و غضب کو ہمارے لئے مزید فضلوں کا موجب بنا دے اور اس کا جو دکھ جو تکلیف جماعت کو پہنچتی ہے اپنے فضل سے اس کثرت سے برکتیں نازل فرمائے کہ وہ دکھ راستہ چلتے ہوئے ایک معمولی سے کانٹے کے دکھ سے بھی کم حیثیت کا دکھ رہ جائے اور خدا کے فضل ہمیں ہر آن ہر پہلو سے بڑھاتے چلے جائیں۔

خدمت دین بجالانے کا نادر موقعہ

وقف جدید انجمن احمدیہ نے سال آئندہ کے بجٹ میں معلمین کی بہتی آسامیاں رکھی ہیں جن کو پُر کرنے کے لئے مخلص، محنتی، دیندار اور میٹرک پاس ایسے احمدی نوجوان جو اردو لکھنا پڑھنا اور قرآن مجید ناظرہ جانتے ہوں۔ اور خدمت دین کا جذبہ رکھتے ہوں کی ضرورت ہے لہٰذا ایسے نوجوان اپنی اپنی درخواستیں مورخہ ۱۵/۶ تک صدر جماعت اور قائد مجلس کی تصدیق کے ساتھ مع نقول طبی و تعلیمی سرٹیفکیٹس (فوٹو سٹیٹ) و ایک عدد فوٹو پاسپورٹ سائز درج ذیل کوائف درج کر کے بھجوا دیں۔ نیز اپنی درخواست میں اس امر کا یقین دہانی ضرور کرائیں کہ درخواست دہندہ کو ہندوستان میں کسی جگہ بھی کام کرنے پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔

۱۔ نام ۲۔ ولدیت مع مکمل پتہ ۳۔ تاریخ پیدائش ۴۔ تعلیم ۵۔ شادی شدہ ہیں یا غیر شادی شدہ ۶۔ شادی شدہ ہیں تو بچوں کے نام مع تاریخ پیدائش ۷۔ موجودہ گذارہ کی صورت کیا ہے ۸۔ کس زبان پر عبور رکھتے ہیں۔

نوٹ:۔ امیدوار کی درخواست مجلس کی طرف سے منظور ہونے پر اُسے قادیان میں چھ ماہ کی ٹریننگ دینا جائیگی اور اس عرصہ میں اُسے راشن کے علاوہ تین صد روپے ماہوار تعلیمی وظیفہ دیا جائیگا۔ ٹریننگ کلاس یکم جولائی سنہ ۹۰ء سے باقاعدہ جاری ہوگی۔

ناظم وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

*۔ اور ان کی آنکھوں میں ان کی طرز پر ایسے ولولے میں نے دیکھے ہیں۔

کلمہ کے محافظ - اسیرانِ راہ مولا کی کہانی

از مکرم رشید احمد صاحب چوہدری پریس سیکرٹری

لا الہ ... کلمہ طیبہ ہر احمدی کی جان ہے لیکن آج کل تو پاکستان میں یہی کلمہ احمدی کی پہچان بن چکا ہے۔ جہاں کسی کو کلمہ طیبہ کا بیج لگائے دیکھا جھٹ لوگ اندازہ لگا لیتے ہیں کہ یقیناً یہ شخص احمدی ہوگا۔ بسا اوقات کلمہ کے دشمن مولوی حضرات اس شخص کا پیچھا کرتے ہیں اور اس سے دریافت کرتے ہیں کہ تم کون ہو۔ "معلوم ہوتے ہی مکوں اور لاتوں" سے حتیٰ کہ ڈنڈوں اور لاٹھیوں تک سے اس کی مرمت شروع کر دیتے ہیں اور پھر اسی پر بس نہیں کرتے بلکہ اس "خدمت اسلام" میں پولیس کو بھی حصہ دار بنانے کے لئے فوراً تھانہ کا رُخ کرتے ہیں اس طرح احمدیوں کو کلمہ کی خاطر مختلف قسم کی ایذائیں اور اذیتیں برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ احمدی نوجوان بھی خوب ... جانتے ہیں کہ قربانی کے یہ مواقع کوئی روز تھوڑے نصیب ہوا کرتے ہیں اس لئے شوق سے کلمہ کا بیج لگائے پھرتے ہیں اور اس طرح کلمہ کے محافظ او باش مولویوں، ان کے چیلوں اور پولیس کے سپاہیوں سے ماریں کھا کھا کر جیلوں میں جاتے ہیں اور اپنے عمل سے قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کی یاد تازہ کر دیتے ہیں۔ ذیل میں دو ایسے ہی اسیرانِ راہ مولیٰ کی کہانی بیان کی جاتی ہے جن کو ۱۹۸۵ء میں کلمہ کی خاطر جیل جانا پڑا۔ فضل آباد سندھ کے رہنے والے ایک احمدی نوجوان حمید احمد طاہر چند اور احمدی نوجوانوں کے ساتھ ۳۰ اپریل ۱۹۸۵ء کو کلمہ کا بیج لگا کر کنری پہنچے۔ کنری ریلوے سٹیشن کے قریب ایک مولوی اور ایک لڑکے نے انہیں روکا اور کہا کہ آپ کو معلوم ہے کہ آپ کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جا چکا ہے پھر آپ نے یہ کلمہ بیج کیوں لگایا ہوا ہے۔ احمدی نوجوانوں نے جواب دیا مولوی صاحب کلمہ طیبہ ہماری جان ہے یہ ہمارا ایمان ہے اس لئے ہم کلمہ کا بیج لگاتے ہیں اس پر مولوی نے لڑکے سے کہا کہ تو ادھر کھڑا رہ اور ان کو دیکھتے رہنا میں پولیس کو بلاتا ہوں۔ ابھی ان کے ایمان کا پتہ چلتا ہے۔ احمدی نوجوانوں نے کہا مولوی صاحب آپ اتنی تکلیف کیوں کرتے ہیں ہمیں بتائیے ہم پولیس والوں کے پاس خود چلتے ہیں اس پر وہ غیر احمدی لڑکا پولیس کو بلانے روانہ ہو گیا اور احمدی نوجوان مولوی کے ساتھ شہر کا رُخ کر کے تھانے کی طرف چل پڑے حمید احمد طاہر بیان کرتے ہیں کہ ابھی ہم نے تھوڑا فاصلہ ہی طے کیا تھا کہ سامنے سے وہ لڑکا پانچ پولیس کے سپاہیوں کے ساتھ آتا دکھائی دیا۔ جب وہ قریب آ گئے تو میں نے پولیس والوں کو السلام علیکم کہا مگر جواب دینے کی بجائے اس نے مجھے زور سے مکا مارا میں نے بلند آواز سے کلمہ طیبہ پڑھا اس پر مولوی اور پولیس والوں کو بہت غصہ آیا ایک نے میرے کاندھے سے کپڑا اتار کر میرے گلے میں ڈالا اور اس کو اتنا مروڑا کہ میرا سانس گھٹنے لگا۔ دوسرے نے میرے بازو پکڑ لئے اور مجھ پر گھونسوں کی بارش شروع ہو گئی اور مولوی ان کو برابر اکساتا رہا اور کہتا رہا اسے جتنا مارو گے جنت میں جاؤ گے۔ اس طرح پولیس ہمیں شہر کی گلیوں میں پھراتی ہوئی تھانہ لے آئی۔ انچارج تھانہ نے سپاہیوں سے پوچھا کہ کیا ان کی مرمت بھی کی ہے۔ پولیس والوں نے جواب دیا کہ خوب۔ مرمت کی ہے اسی اثنا میں کئی مولوی اور بے شمار دیگر لوگ تماشہ دیکھنے اکٹھے ہو گئے۔

تھانیدار نے ہمیں پوچھا کہ آپ نے یہ بیج کیوں لگائے ہیں اور کس کے کہنے پر لگائے ہیں۔ میں نے جواب دیا کلمہ ہمارا ایمان ہے اس لئے لگائے ہیں اس پر تھانیدار نے سپاہیوں کو حکم دیا کہ انہیں اور مارو چنانچہ پولیس کے سپاہی ایک دفعہ پھر ہم پر پل پڑے اور دس پندرہ منٹ تک ہمیں مارتے رہے۔ پھر تھانیدار نے مجھے کہا کہ کلمہ بیج اتار دو میں نے ہمت سے جواب دیا کہ یہ ہاتھ کلمہ کا بیج لگانے کے لئے ہیں اتارنے کے لئے نہیں۔ تھانیدار بھڑک گیا جن ہاتھوں سے یہ بیج لگایا ہے انہی سے اترے گا۔ میں نے ایک دفعہ پھر جرأت کی اور کہا "خدا کی قسم یہ ہاتھ کٹ تو سکتے ہیں مگر کلمہ کا بیج نہیں اتار سکتے۔ اس پر تھانیدار مزید بگڑا اور کہا "تمہارا باپ ... بھی اتارے گا" اور سپاہیوں کو حکم دیا کہ ابھی اور مرمت کرو۔ کافی مار پیٹنے کے بعد پھر مجھے بیج اتارنے کے لئے کہا گیا میرے انکار پر تھانیدار نے سپاہیوں کو حکم دیا کہ تم اس کا بیج اتارو اور اس کو ننگا کر کے الٹا لٹا کر ہنٹر سے مارو تاکہ دوسروں کو عبرت ہو چنانچہ ایک پولیس کے سپاہی نے میرا بیج اتارا اور مجھے ننگا کر کے زمین پر الٹا لٹا دیا گیا پھر ایک نے میرے بازو مروڑ کر پیچھے کمر کے ساتھ لگائے۔ دوسرے نے میری ٹانگوں کو پکڑا اور میری کمر پر چڑھ کر کھڑے ہو گئے۔ تیسرے نے مجھے ہنٹر مارنے شروع کئے لیکن خدا کی قسم مجھ میں بلا کی ہمت آ گئی اور میں نے مار کھاتے ہوئے بھی اونچی آواز سے کلمہ طیبہ کا ورد شروع کر دیا۔ اس پر تھانیدار کو اور طیش آیا اور کہا دیکھیں نہیں ہوا ابھی تک، کافر کلمہ پڑھ رہا ہے میں نے کہا خدا کی قسم اگر میرے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے بھی کر دو تو پھر بھی میرے منہ سے کلمہ کی صدا بلند ہوگی۔ میرا حلق خشک ہو چکا تھا۔ دن کے ۱۰ بج چکے تھے میں نے پولیس والوں سے پانی مانگا مگر انہوں نے مجھے پانی نہ دیا اور ایک بجے تک بٹھا رکھا ... میں بند کر دیا وہاں پھر لاک اپ میں پانی پینے کو میسر آیا تو جان میں جان آئی۔ رات کے دس بجے ہمیں پولیس کی گاڑی میں بٹھا کر عمر کوٹ جیل روانہ کر دیا گیا۔ ہم چھ خدام تھے اور دس پولیس والے ساتھ تھے راستے بھر وہ ہمیں مارتے رہے کوئی دو گھنٹہ کا سفر طے کر کے ہم جیل پہنچے جیل میں ہمارے دیگر احمدی بھائی بھی موجود تھے جو کلمہ کی محبت کی خاطر جیل بھگت رہے تھے۔ جیل کے اندر ہم کئی نظمیں اونچی آواز سے پڑھتے تھے اور یہ نظم تو ہم نے جیل کے حکام کو بھی سنائی۔

دو گھڑی صبر سے کام لو ساتھیو

ان کے علاوہ میں نے پنجابی زبان میں بھی چند اشعار کہے جن سے ہمارے جذبات کی عکاسی ہوتی ہے۔ وہ یہ ہیں :-

اینہاں جیلاں تو نہیں ڈرنا
اساں کلمہ طیبہ پڑھنا
نام اسلام دا روشن کرنا
اے کلمہ ساڈی جان اے
بن محمد نہ کوئی تھاں اے
اساں ہس ہس سُولی چڑھنا
اینہاں جیلاں تو نہیں ڈرنا
اساں کلمہ طیبہ پڑھنا
نام اسلام دا روشن کرنا
خلیفہ وقت دا فرمان اے
ساڈا راکھا رب رحمان اے
سانوں یار محمد کھڑنا
اینہاں جیلاں تو نہیں ڈرنا
اساں کلمہ طیبہ پڑھنا
نام اسلام دا روشن کرنا

آخر ہماری ضمانت ہوئی اور ہم جیل سے باہر آ گئے۔ جماعت کے دوستوں نے مبارکباد دی کہ ہم نے میں اپنا نام شامل کر دیا۔

ایک اور احمدی نوجوان جن کو بھی یہ سعادت نصیب ہوئی نوکوٹ سندھ کے رہنے والے سلیم احمد زاہد تھے انہیں بھی مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۸۵ء کو پولیس نے کنری سے گرفتار کیا وہ لکھتے ہیں کہ گرفتار کرتے ہی سات آٹھ پولیس کے سپاہیوں نے لاٹھیوں سے ہمیں بے تحاشہ پیٹنا شروع کر دیا۔ پھر ہمیں بازار میں گھمایا گیا اور ساتھ ہی تشدد جاری رکھا اس کے باوجود ہم کلمہ طیبہ کا ورد کرتے رہے جب پولیس سٹیشن پہنچے تو تھانیدار نے پوچھا کہ تم کہاں کے رہنے والے ہو میں نے بتایا کہ نوکوٹ کا رہنے والا ہوں اس پر اُسے بہت طیش آیا اور کہنے لگا کہ تو اب یہ باہر سے بھی آنے لگے ہیں اور پھر پولیس کے سپاہیوں کو کہا کہ ان کو اتنا مارو کہ دوسرے دیکھ کر ڈر جائیں اور گرفتاری کے لئے اپنے آپ کو پیش نہ کریں اس پر پولیس والوں نے ہمیں زمین پر لٹا کر خوب مارا۔ مارنے

× ۱۰ اور پرانا پولیس والے نے اپنا پاؤں میری گردن پر رکھ کر اتنی زور سے دبایا کہ میری آواز نکلنا بند ہو گئی پولیس والوں نے سمجھا کہ بے ہوش ہو گیا ہوں اس پر تھانیدار نے کہا کہ

[illegible]

بعد تھانیدار نے کہا کہ یہ بیج اتار دو ورنہ تمہاری چمڑی ادھیڑ دوں گا۔ میں نے جواب دیا یہ نہیں ہو سکتا سر چلا جائے مگر اپنے سینہ سے کلمہ بیج نہیں اتاروں گا۔ اس پر اس نے ایک سپاہی کو کہا کہ چمڑے کا پٹہ لے آؤ اور اس کو اتنا مارو کہ کھال اتر جائے۔ چنانچہ اس نے حکم کی تعمیل کی اور پٹے سے پورے زور کے ساتھ مارنے لگا۔ جب وہ تھک گیا تو دوسرا آگے بڑھا اور اپنے دل کی بھڑاس نکال لی اس کے بعد تھانیدار نے میرے سینہ سے کلمہ بیج کو نوچا اور حکم دیا کہ سب کو لاک اپ میں بند کر دو۔ تھانیدار کے جانے کے بعد پولیس نے ہماری تلاشی لی اور میری جیب میں سے ۱۰۰ روپے نکال لئے ایک اور خادم کی کلائی کی گھڑی اتار لی گئی اور یہ چیزیں ہمیں واپس نہیں کی گئیں

اس تشدد کے دوران ایک مجمع تھانے کے باہر جمع ہو گیا تھا اور یہ سارا تماشہ دیکھ رہا تھا لاک آپ انتہائی گندی جگہ تھی ہر جگہ بدبو تھی پیشاب کرنے تک کوئی جگہ نہ تھی وہاں سے رات کے دس بجے ہمیں ہتھکڑی لگا کر نکالا گیا اور عمر کوٹ جیل پہنچایا گیا۔ جیل میں با آواز بلند ہم مختلف نظمیں پڑھتے رہے جن میں یہ نظم بھی شامل تھی۔

ہو فضل تیرا یارب یا کوئی ابتلا ہو
راضی ہیں ہم اُسی میں جس میں تری رضا ہو

یہ قصہ صرف دو نوجوانوں کا نہیں بلکہ ان سینکڑوں جوانوں کا ہے جنہیں ملک کے مختلف حصوں میں کلمہ کا بیج لگانے کی وجہ سے جیلوں میں جانا پڑا اور طرح طرح کی صعوبتوں سے دوچار ہونا پڑا۔ پھر بات یہیں ہی ختم نہیں ہو جاتی گرفتاری کے بعد مقدمات کا ایک لامتناہی سلسلہ چلتا ہے۔ بار بار عدالتوں کے چکر لگانے پڑتے ہیں اور پھر عدالتوں سے احمدیوں کو کلمہ طیبہ کے بیج لگانے کے جرم میں کڑی سزائیں ملتی ہیں ابھی حال ہی میں ہمارے ایک احمدی دوست مکرم محمود احمد شمس کو جو ہیوی میکینکل کمپلیکس ٹیکسلا میں سیلز مینجر کی حیثیت سے کام کرتے ہیں کلمہ بیج لگا کر نماز پڑھنے کی وجہ سے ایک سال قید اور ایک ہزار روپے جرمانہ کی سزا سنائی گئی۔ ایک اور دوست مکرم ارشاد اللہ تارڑ آف گوجرانوالہ کو بھی کلمہ طیبہ کی بنا پر حال ہی میں ایک سال قید اور ایک ہزار روپے جرمانہ کی سزا دی گئی۔ پھر آپ کو معلوم ہے کہ شیر خوشاب، جناب محمد جہانگیر جوئیہ کو کلمہ بیج کی وجہ سے متعدد بار جیل جانا پڑا اس کے باوجود وہ عدالت میں کلمہ بیج لگا کر پیش ہوتے رہے مقدمات کے دوران مولوی صاحبان نے جج پر رعب ڈالنے کے لئے کئی ہتھکنڈے استعمال کئے۔ جلوس کی شکل میں عدالت سے باہر نعرے لگاتے رہے مگر احمدیوں کے جذبہ حق و صداقت میں ذرہ بھر بھی لغزش نہ آئی۔

آج کل ہمارے ایک اور دوست ماسٹر نصیر احمد صاحب آف سرگودھا کا کیس ہائی کورٹ میں چل رہا ہے جن کو ماتحت عدالت نے کلمہ کا بیج لگانے پر ایک سال قید اور پانچ سو روپے جرمانہ کی سزا دی تھی اس ضمن میں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ ہائی کورٹ میں اس مقدمہ کی سماعت کے دوران ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل پنجاب مسٹر نذیر احمد غازی نے یہ بیان بھی دیا ہے کہ "قادیانیوں کی جانب سے کلمہ طیبہ کا بیج لگانا توہین رسالت کے زمرے میں آتا ہے اور توہین رسالت کے جرم کی سزا موت ہے۔

احباب کرام سے خصوصی طور پر دعا کی درخواست ہے۔ خصوصاً ان تمام اسیران راہ مولا کے لئے جنہوں نے اپنی قربانیوں سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ آج روئے زمین پر جماعت احمدیہ ہی کلمہ کی محافظ ہے اور جماعت احمدیہ کا ہر چھوٹا بڑا بشاشت کے ساتھ اس راہ میں ہر قربانی کے لئے تیار ہے۔

جو تپتی ریت پہ بھونا گیا ہر مثل بلالی
اسی کا حق ہے اذاں لا الٰہ الا اللہ

صدر بیگم صاحبہ نے سنایا یہ کارروائی ۳ بجے دعا کے ساتھ ختم ہوئی شام ۳ بجے مردوں کا اجلاس مسجد میں منعقد ہوا اللہ تعالیٰ اسکے غیر معمولی نتائج پیدا فرمائے۔ (خاکسار عزیزہ بیگم صدر لجنہ مدراس)

پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن

مکرم عبدالرحیم صاحب راٹھور یاڑی پورہ کشمیر سے عنوانِ بالا پہ ایک تازہ نظم بھجواتے ہوئے فرماتے ہیں کہ کشمیر اور ہماچل پردیش میں غیر معمولی بادو باراں اور برف باری ہوئی جانی مالی نقصانات کی خبریں ریڈیو، ٹی۔وی پر نشر ہوئیں۔ ہمارے علاقہ میں شدید بارش ہوئی ۲۲ مارچ کو غیر معمولی برفباری ہوئی۔ اس غیر معمولی واقعہ سے سب حیران بھی ہوئے اور تکالیف بھی اٹھائیں۔ لیکن خوشی زیادہ ہوئی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان پیشگوئی ایک مرتبہ پھر صد سالہ جوبلی کے پہلے سال کے آخری دن پوری ہوئی

پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن — ایڈیٹر

بست دو مارچ بنا ہے صدقِ مہدی کا نشاں
ہو گئی روشن جہاں میں مومنوں کی آن بان

"پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن"
پیشگوئی شان سے پوری ہوئی پھر بے گماں

برف سے روشن ہوا پھر چہرۂ صبحِ بہار
جس پہ حیران ہو گئے سب مرد و زن پیر و جوان

برف باری کی جلو میں بادو باراں کا جلوس
جس طرح یلغار کر لیتی ہے فوجِ قہرمان

بادو باراں، برف باری، اور شدّت برد کی
کوچہ و بازار میں ہے دیدنی سیلِ رواں

کانپتے ہیں ہاتھ پاؤں، تھرتھراتے ہیں بدن
اس قدر سردی پڑی ہے الحفیظ و الاماں

مہدیٔ موعودؑ کی بعثت ہوئی ہے وقت پر
اس پہ شاہد ہے زمیں، اس پر گواہ ہے آسماں

مولوی کہتے تھے ہر جا اب خدا خاموش ہے
اب نہیں حرکت میں آتی اُس کی پاکیزہ زباں

مہدیٔ موعودؑ نے فرما دیا یہ انکشاف
پیار کرتا ہے خلیلوں سے خدائے لامکاں

"وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اُس سے بولتا ہے جس سے ہے وہ مہرباں

اب بھی اپنی غیب سے آگاہ کرتا ہے اسے
جو رسالت کا اٹھا سکتا ہو وہ بارِ گراں

وحی تشریعی بلاشک منقطع ہے دوستو!
لیک تبشیرات کا باراں ہے جاری ہر زماں

احمدِ ہندی سے مولیٰ پیار سے گویا ہوا
پھر ربیع میں ثلج سے ٹھٹھریں گے ہر جا انس و جاں

یہ خدا کی بات پوری ہو گئی ہے بار بار
جانتے ہیں مومنیں، اہلِ خرد۔ کرد بیاں

اس سے ثابت ہو گیا وہ حی اور قیوم ہے
ذرے ذرے پر وہی ہے بالارادہ حکمراں

بقیہ صفحہ ۱۶

محمد فاطمہ میلاپالم، ڈی۔ محمودہ، خدیجہ، عائشہ مہرا، حسن صاحبہ، میلاپالم نے صد سالہ جوبلی کے مختلف عنوانات پر تقاریر کیں اور نظمیں سنائیں) آخر میں خاکسار نے بہنوں کا شکریہ ادا کیا اور مکرم ... احمد صاحب مرحوم کی قربانیوں کا ذکر کیا نیز ... ہمیشہ مخالفتوں کا زور رہا ہے مگر اب جوبلی کی برکات کے نتیجے میں یہ زمین احمدیت کے لئے نرم ہو گئی۔ خاکسار کی تقریر کا ترجمہ محترمہ امتہ الحفیظ ...

برکاتِ خلافت

از مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۹ء

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۚ يَعْبُدُوْنَنِىْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِىْ شَيْـًٔا ۚ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

(سورۃ النور آیت ۵۶)

ترجمہ :۔ اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ اُن کو زمین میں خلیفہ بنا دے گا۔ جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنا دیا تھا اور جو دین اُس نے اُن کے لئے پسند کیا ہے وہ اُن کے لئے اُسے مضبوطی سے قائم کر دے گا۔ اور اُن کے خوف کی حالت کے بعد وہ اُن کے لئے امن کی حالت تبدیل کر دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے۔ اور جو لوگ اس کے بعد بھی انکار کریں گے وہ نافرمانوں میں سے قرار دیئے جائیں گے۔

قرآن مجید کی مندرجہ ذیل آیت سے اس آیت کے مضمون پر گہری روشنی پڑتی ہے

اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا ۙ شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا

(سورۃ المزمل آیت ۱۶)

ترجمہ ۔ اے لوگو ہم نے تمہاری طرف ایک ایسا رسول بھیجا ہے جو تم پر نگران ہے اُسی طرح جس طرح فرعون کی طرف رسول بھیجا تھا۔

ان دونوں آیات کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ ان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام دونوں کے سلسلوں کی مشابہت کا مضمون بیان کیا گیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان آیات کی تفسیر کرتے ہوئے یہ بیان کیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اُمت میں جس قسم کے جس رنگ کے جس زمانہ تک یعنی وقتاً فوقتاً تجدید کے ساتھ خلفاء پیدا ہوتے رہے ہیں بالکل اسی طرح اُمت محمدیہ میں پیدا ہوں گے۔ اُمت موسویہ کی تاریخ پر جب ہم نظر ڈالتے ہیں تو وہاں ہمیں دو قسم کے خلفاء نظر آتے ہیں

ایک وہ سلسلۂ خلافت جو چودہ خلفاء پر مشتمل ہے جس کے پہلے اور اپنی اُمت میں بڑے خلیفہ حضرت موسیٰ علیہ السلام تھے۔ اور ان کے چودہویں اور سب سے آخری خلیفہ اور مجدد حضرت عیسیٰ علیہ السلام تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اُمت محمدیہ میں بھی اسی قسم کی خلافت اور تجدید دین جاری رہا ہے یعنی اس نقطہ نگاہ سے ایک ایسا سلسلہ اُمت محمدیہ میں پیدا ہوا جس سلسلۂ تجدید کے مجدد اعظم جنہیں خلافت عظمیٰ حاصل تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور آپ کے بعد پہلے خلیفہ ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ایک کامل مشابہت حضرت یوشع بن نون سے تھی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد پہلے خلیفہ ان تیرہ خلفاء کے سلسلہ میں پیدا ہوئے اور آپ نے بڑی تفصیل کے ساتھ اس مشابہت پر بحث کی ہے۔ جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حضرت یوشع بن نون کے ساتھ تھی۔ آپ نے فرمایا کہ آخر میں میں ہوں اور میری مشابہت کامل حضرت مسیح ناصری علیہ السلام سے ہے۔"

(اقتباس خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ۔ الفضل ۲۶ دسمبر ۱۹۶۸ء صفحہ ۳)

احادیث نبوی کی رُو سے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت کے بارہ میں واضح پیشگوئیاں موجود ہیں۔ مثلاً حدیث میں عیسیٰ موعود کو نبی اور رسول بھی قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلَا اِنَّهٗ لَيْسَ بَيْنِىْ وَبَيْنَهٗ نَبِىٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ وَاَلَا اِنَّهٗ خَلِيْفَتِىْ فِىْ اُمَّتِىْ (طبرانی فی الاوسط والکبیر)

ترجمہ سُن لو! میرے اور مسیح موعود کے درمیان کوئی نبی نہیں اور سُن لو وہ میری اُمت میں میرا خلیفہ ہے۔"

اسی طرح صحیح مسلم کی نواس بن سمعان والی روایت میں جو خروج دجال کے بارہ میں وارد ہے، عیسیٰ موعود کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چار دفعہ نبی قرار دیا ہے۔ يُحْصَرُ نَبِىُّ اللّٰهِ وَاَصْحَابُهٗ ... فَيَرْغَبُ نَبِىُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ ... ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِىُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ ...... فَيَرْغَبُ نَبِىُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ

اِلَى اللّٰهِ ۔ (صحیح مسلم باب خروج الدجال مشکوٰۃ باب العلامات بین یدی الساعۃ وذکر الدجال)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد خلافت راشدہ کے دو زمانے قرار دیئے ہیں جیسا کہ مندرجہ ذیل حدیث میں یہ وضاحت موجود ہے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُوْنُ النُّبُوَّةُ فِيْكُمْ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا عَاضًّا فَتَكُوْنُ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً فَيَكُوْنُ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ ثُمَّ سَكَتَ۔"

(مسند احمد بحوالہ مشکوٰۃ باب الانذار والتحذیر صفحہ ۴۶۱)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ پھر وہ اس کو اُٹھا لے گا اور قدرت ثانیہ کے رنگ میں خلافت راشدہ قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اُٹھا لے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق کوتاہ اندیش بادشاہت ہوگی جس سے لوگ دل گرفتہ ہوں گے اور تنگی محسوس کریں گے جب یہ دور ختم ہوگا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق ظالمانہ بادشاہت قائم ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم و ستم کے دور کو ختم کر دے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ یہ فرما کر آپ خاموش ہو گئے اور اس کے بعد کچھ نہ فرمایا۔ آپ کا اصولی رنگ میں یہ بھی ارشاد ہے۔

"مَا كَانَتْ نُبُوَّةٌ قَطُّ اِلَّا تَبِعَتْهَا خِلَافَةٌ" (ابن عساکر) یعنی کبھی کوئی نبوت ایسی نہیں ہوئی کہ اس کے بعد خدا نے خلافت نہ قائم کی ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانوں کی برکات و خصوصیات

اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

" اس زمانہ کا نام جس میں ہم ہیں زمان البرکات ہے۔ لیکن ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ زمان التائیدات و دفع الآفات تھا اور اُس زمانہ میں خدا تعالیٰ کا بھاری مقصد دفع شر تھا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے اُس زمانہ میں اسلام کو اپنے قوی ہاتھ سے دشمنوں کے شر سے بچایا اور دشمنوں کو یوں ہانک دیا جیسا کہ ایک مرد مضبوط اپنی لاٹھی سے کتوں کو ہانک دیتا ہے۔ پس چونکہ مسیح اور مہدی موعود کا زمانہ زمان البرکات تھا اس لئے خدا تعالیٰ نے اُس کے حق میں فرمایا بَارَكْنَا حَوْلَهٗ یعنی مسیح موعود کی فرودگاہ کے ارد گرد جہاں نظر ڈالو گے ہر طرف سے برکتیں نظر آئیں گی۔ چنانچہ تم دیکھتے ہو کہ زمین کیسی آباد ہوگئی۔ باغ کیسے بکثرت ہو گئے۔ نہریں کیسی بکثرت جاری ہوگئیں۔ تمدنی آرام کی چیزیں کس کثرت سے موجود ہوگئیں پس یہ زمینی برکات ہیں اور جیسے اس زمانہ میں زمینی اور آسمانی برکتیں بکثرت ظاہر ہو گئیں۔ ایسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تائیدات کا بھی ایک دریا چل رہا تھا۔ لیکن زمانہ مسیح موعود علیہ السلام میں جس کا دوسرا نام مہدی بھی ہے، تمام قوموں پر اسلام کی برکتیں ثابت کی جائیں گی اور دکھلایا جائیگا کہ اسلام ہی بابرکت مذہب ہے جیسا کہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ ایسا برکات کا زمانہ ہوگا کہ دنیا میں صلحکاری کی برکت پھیلے گی۔ اور آسمان اپنے نشانوں کے ساتھ برکتیں دکھلائے گا اور زمین بھی طرح طرح کے پھلوں کے دستیاب ہونے اور طرح طرح کے آراموں سے اس قدر برکتیں پھیل جائیں گی جو اس سے پہلے کبھی نہیں پھیلی ہوں گی کہ اسی وجہ سے مسیح موعود اور مہدی معہود کے

زمانہ کا نام احادیث میں زمان البرکات ہے جیسا کہ تم دیکھتے ہو ہزار ہا نئی ایجادوں نے کیسی زمین پر برکتیں اور آرام پھیلا دیئے ہیں۔ کیونکہ ریل کے ذریعہ* سے ہزاروں کوسوں کی خبریں پہنچ جاتی ہیں سفر کی وہ تمام مصیبتیں یکدفعہ دور ہوگئیں جو پہلے زمانوں میں تھیں"
(خطبہ الہامیہ صفحہ ح)

* سے مشرق اور مغرب کے ملک ایک جگہ اکٹھے ہو سکتے ہیں اور تار کے ذریعہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے :-

"جب کوئی رسول یا مشائخ وفات پاتے ہیں تو دنیا میں ایک زلزلہ آجاتا ہے اور وہ ایک بہت ہی خطرناک وقت ہوتا ہے۔ مگر خدا کسی خلیفہ کے ذریعہ اُسے مٹاتا ہے اور پھر گویا از سرِ نو اُس خلیفہ کے ذریعہ استحکام ہوتا ہے۔"
(الحکم مورخہ ۱۴ر اپریل ۱۹۰۸ء)

پھر فرماتے ہیں :-

"میں خدا کی مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کے مظہر ہوں گے"
(الوصیت)

اِسی خدائی سنت کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد حضرت حکیم حافظ الحاج مولانا نورالدین صاحب بھیروی رضی اللہ عنہ کی خلافت پر پوری جماعت بالاتفاق جمع ہوگئی اور صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے اخبار الحکم اور بدر میں بیرونی جماعتوں کو اس امر کی اطلاع دی گئی۔"
(ضمیمہ الحکم ۲۸ر مئی ۱۹۰۸ء و بدر ۲ر جون ۱۹۰۸ء صفحہ ۱)

یہ خلافت بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے ماتحت موعود خلافت تھی اس سلسلہ میں دو آسمانی شہادتیں لکھی جاتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اَللّٰھُمَّ اَذَقْتَ اَوَّلَ قُرَیْشٍ نَکَالًا فَاَذِقْ اٰخِرَھُمْ نَوَالًا
(بخاری کتاب الفتوٰی)

ترجمہ : اے خدا جس طرح تو نے اول قریش کو بلا سے دوچار کیا۔ اسی طرح انجام کار اُن کو اپنی عطا سے بہرہ ور کرنا۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی خلافت سے پوری ہوئی۔ یعنی خلافت کا اختتام بھی قریش سے ہوا اور اس کا احیاء و اجراء بھی قریش سے۔"
(تاریخ احمدیت جلد ۴ صفحہ ۶۱۵)

دوسری شہادت۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے فرمایا کہ ایک مہدی تیری اولاد سے ہوگا جو ذو شجّہ ہوگا یعنی جس کے منہ اور سر کے کسی حصہ میں ایک ایسا زخم لگے گا جو ہڈی تک پہنچے گا حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ فاروقی النسل تھے اور آخری عمر میں اپنے دورِ خلافت میں ذو شجّہ والی پیشگوئی کے مصداق ہوئے۔"

"میرے بعد بعض اور وجود ہونگے جو دوسری قدرت کے مظہر ہونگے"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد پوری جماعت حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کی خلافت پر بالاتفاق جمع ہوگئی۔
(ضمیمہ الحکم ۲۸ر مئی و بدر ۲ر جون ۱۹۰۸ء صفحہ ۱)

حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کی خدمتِ دین کے فیوض و برکات

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی خدمتِ دین کے فیوض و برکات کا نقشہ قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے الفاظ میں مختصر طور پر تحریر ہے۔ جماعت احمدیہ کے علم التفسیر کا ایک کثیر حصہ بلاواسطہ یا بالواسطہ آپ ہی کی تشریحات اور انکشافات پر مبنی ہے۔ آپ کے درس کا معتدبہ حصہ منضبط تحریر میں نہیں آسکا۔ ہاں سننے والوں کے سینے اب تک اس بیش بہا خزانہ کے امین ہیں اور ہر احمدی تفسیر میں حضرت خلیفہ اولؓ کے علم کی روشنی نظر آتی ہے۔"

ہجرت فرما ہو کر قادیان آنے کے بعد آپ نے اپنی وفات تک جماعت کو قرآنی علوم سے مالا مال کیا۔ حضورؓ کے درس میں اوائل زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی جایا کرتے تھے آپ کے درس میں یوں معلوم ہوتا تھا کہ جیسے ایک وسیع سمندر ہے جس کا ایک حصہ موجزن ہے اور دوسرا حصہ ساکن اور عمیق اور اس میں سے ہر شخص اپنی استعداد کے مطابق پانی پی رہا ہے۔ علاوہ ازیں آپ نے ذریت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنی شاگردی میں لے کر اپنے اس فیضان برکات کو نہر جاریہ بنانے کا شرف حاصل فرمایا۔ ۱۹۱۳ء میں قادیان میں ایک غیر احمدی صحافی محمد اسلم صاحب امرتسر سے قادیان آئے۔

انہوں نے اپنے قادیان میں قیام کے تاثرات ان الفاظ میں پیش کئے ہیں۔
"عام طور پر قادیان کی احمدی جماعت کے افراد کو دیکھا گیا تو انفرادی طور پر ہر ایک کو توحید کے نشہ میں سرشار پایا گیا۔ اور قرآن مجید کے متعلق جس قدر صادقانہ محبت اس جماعت میں قادیان میں دیکھی کہیں نہیں دیکھی۔ صبح کی نماز منہ اندھیرے چھوٹی مسجد میں پڑھنے کے بعد میں نے گشت کی تو تمام احمدیوں کو میں نے بلا تمیز بوڑھے و بچے اور نوجوانوں کو لیمپ کے آگے قرآن مجید پڑھتے دیکھا۔ دونوں احمدی مسجدوں میں دو بڑے گروہوں اور سکولوں کے بورڈنگ میں سینکڑوں لڑکوں کی قرآن خوانی کا موثر نظارہ مجھے عمر بھر یاد رہے گا حتی کہ احمدی تاجروں کا صبح سویرے اپنی اپنی دکانوں پر اور احمدی مسافر مقیم مسافر خانہ کی قرآن خوانی صبح ایک نہایت پاکیزہ سین (منظر) پیدا کر رہی تھی۔ گویا صبح کو مجھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ قدسیوں کے گروہ در گروہ آسمان سے اتر کر قرآن مجید کی تلاوت کر کے بنی نوع انسان پر قرآن مجید کی عظمت کا سکہ بٹھا رہے ہیں۔ غرض احمدی قادیان میں مجھے قرآن ہی قرآن نظر آیا۔ قادیان کی احمدی جماعت کو عملی صورت میں اپنے اس دعوٰی میں میں نے بڑی حد تک سچّی ہی سچّا پایا۔ کہ وہ دنیا میں اسلام کو پُر امن صلح کے ذریعہ یا تبلیغ و اشاعت کے ذریعہ ترقی دینے کے اہل ہیں۔
مولوی نورالدین صاحب جو بوجہ مرزا صاحب کے خلیفہ ہونے کے اس وقت احمدی جماعت کے مسلمہ پیشوا ہیں، جہاں تک میں نے دو دن ان کی مجالس وعظ و درس قرآن شریف میں رہ کر ان کے کام کے متعلق دیکھا تو مجھے وہ نہایت پاکیزہ اور محض خالصۃً للہ کے اصول پر نظر آیا۔ کیونکہ مولوی صاحب کا طرزِ عمل قطعاً ریا و منافقت سے پاک ہے اور اُن کے آئینہ دل میں صداقتِ اسلام کا ایک ایسا زبردست جوش جو معرفتِ توحید کے شفاف چشمہ کا منبع ہے قرآن مجید کی آیتوں کی تفسیر کے ذریعہ ہر وقت اُن کے بے ریا سینے سے اُبل اُبل کر تشنگانِ معرفتِ توحید کو فیض یاب کر رہا ہے۔ اگر حقیقی اسلام قرآن مجید ہے تو قرآن مجید کی صادقانہ محبت جیسی کہ مولوی صاحب موصوف میں میں نے دیکھی ہے اور کسی شخص میں نہیں دیکھی۔ یہ نہیں کہ وہ تقلیداً ایسا کرنے پر مجبور ہیں، نہیں بلکہ وہ ایک زبردست فیلسوف انسان ہیں اور نہایت ہی زبردست فلسفیانہ تنقید کے ذریعے قرآن مجید کی محبت میں گرفتار ہو گیا ہے۔"
(منقول از تاریخ احمدیت جلد چہارم)

حضرت خلیفہ اولؓ کے دور خلافت میں قادیان دینی و دنیاوی علوم کا گہوارہ اور طلبہ کا ایک اہم مرکز تھا اور سب سے بڑی خصوصیت جو اس پاک بستی کو حاصل تھی وہ اس کا خالص اسلامی ماحول تھا جو دنیا بھر میں صرف اسی کی فضا کو میسر تھا۔ یہ ایک حقیقت ہے جو اس خطہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توجہ، قدسی اور حضرت خلیفہ اولؓ کے دستِ تربیت سے نکھر آئی تھی اور جس سے کوئی بیرونی شخص بھی خواہ وہ کسی مذہب و ملت کا ہو، متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا تھا غرض حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کا چھ سالہ دورِ خلافت ایسی شاندار فتوحات اور عظیم الشان کارناموں سے بھرا ہوا ہے کہ سچ مچ خلافتِ صدیقی کا روح پرور نظارہ چودہ سو سال بعد پھر آنکھوں کے سامنے پھر جاتا ہے حتی کہ آپؓ کی خلافت کو دل سے تسلیم کرنے والے بھی پکار اُٹھے کہ ہم نے ابوبکر صدیقؓ کو نورالدین کی شکل میں دیکھ لیا ہے۔
(بیان خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم بدر، اپریل ۱۹۱۰ء صفحہ ۸)

آپؓ کے عہدِ خلافت میں جماعت ہندوستان کے ۸۰ سے زائد شہروں و قصبات میں موجود تھی۔ خلافتِ اولیٰ میں ہزاروں سعید روحیں حلقہ بگوش احمدیت ہوئیں۔ اس دور میں متعدد نئی مساجد اور پبلک عمارتوں کی تعمیر ہوئی۔ احمدیہ پریس میں نمایاں اضافہ ہوا۔ آپ کے عہدِ خلافت میں نیروبی، کسمو، ممباسہ (افریقہ)**

** رنگون (برما)۔ لندن۔ آسٹریلیا۔ چین۔ ہانگ کانگ۔ سنگاپور۔ ترکی۔ طرابلس۔ طائف۔ بغداد۔ جدہ۔ مصر اور ماریشس وغیرہ بیرونی ممالک میں بھی احمدی پائے جاتے تھے (باقی آئندہ)

خلافتِ رابعہ کی برکات

(ایک عظیم ابتلاء کے مائدہ کی صورت میں)

از مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

خلافتِ رابعہ کا درخشندہ و تابندہ دور جس پر ابھی صرف آٹھ سال کا عرصہ گزر رہا ہے، خدا تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں، رحمتوں اور برکتوں کے لحاظ سے جو انفرادی اور اجتماعی لحاظ سے جماعت احمدیہ کے شاملِ حال ہو رہی ہیں، یوں معلوم ہوتا ہے گویا صدیوں کے فاصلے ہم سالوں میں طے کرتے چلے جا رہے ہیں۔ وَذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ۔

خلافتِ رابعہ کی برکات کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہمارے سامنے موجزن ہے۔ "اگر دریا کو کوزہ میں بند کرنے" کے مصداق میں بات کروں تو خلافتِ رابعہ کے اس مبارک عہد میں اس عظیم ابتلاء کا ذکر ہی کافی ہو گا جو پاکستان میں ۱۹۸۴ء سے جاری ہے جس سے جماعت احمدیہ کی نصف سے قریب آبادی براہِ راست اور نصف سے زائد آبادی بالواسطہ متاثر ہوتی چلی آ رہی ہے۔

ابتداء اس ابتلاء کی مئی ۱۹۷۴ء سے ہوئی جب کہ خلافتِ ثالثہ کے دور میں احمدیت کے خلاف ایک منظم سازش کے تحت کارروائی شروع کی گئی اور ستمبر ۱۹۷۴ء میں جماعت کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ اس لحاظ سے اس ابتلاء پر سولہ سال کا عرصہ گزر رہا ہے پھر اس رسوائے زمانہ آرڈیننس سے جو اپریل ۱۹۸۴ء میں جاری کیا گیا اور اس کو انتہا تک پہنچا دیا گیا، چھ سال کا عرصہ گزر چکا ہے اور ساتواں سال شروع ہے ــــ آگے نہ معلوم ابھی کس قدر رات باقی ہے یا صبحِ صادق کا ظہور قریب ہے ــــ!

یہ دورِ ابتلاء جس کی پیشانی پر کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پوری آب و تاب کے ساتھ جگمگ جگمگ کر رہا ہے، کامل توحید اور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ و ارفع مقامِ ختمِ نبوت کی شان کو دوبالا کر رہا ہے۔

کیونکہ مخالفینِ احمدیت جب یہ کہتے ہیں کہ تم کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا اقرار نہ کرو تو اس سے ان کا مدعا یہ ہے کہ جن صفاتِ حسنہ سے متصف خدا پر تم ایمان رکھتے ہو کہ وہ آج بھی اپنے بندوں کی دعاؤں کو سنتا اور ان کو جواب بھی دیتا ہے، اس کو چھوڑ کر اس مردہ خدا کو تسلیم کرو جس کو ہم پیش کرتے ہیں جو نہ دعاؤں کو سنتا ہے اور نہ جواب دیتا ہے اور وحی والہام کا دروازہ اب امتِ محمدیہ پر بند ہو چکا ہے اور جس عالی مرتبت رسولِ خدا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تم خاتم النبیین مانتے ہو، ان معنوں میں کہ آپؐ کی مہرِ نبوت کے فیض سے آپؐ کے امتی نہ صرف صالح، شہید اور صدیق بن سکتے ہیں بلکہ امتی نبوت کے مقام پر بھی فائز ہو سکتے ہیں، اس کا انکار کر کے اس تحفظِ ختمِ نبوت کے علمبرداروں سے آملو جو خیر الانام خیر الرسل خاتم الانبیاء حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر فیض کا دروازہ بند کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آپؐ کے بعد امتِ محمدیہ میں کوئی شخص ایسا پیدا نہیں ہو سکتا جو آپؐ کی پیروی کی برکت سے خدا تعالیٰ کے مکالمہ و مخاطبہ کا شرف حاصل کر سکے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

ان دو بنیادی باتوں کے خلاف جماعتِ احمدیہ کا جہاد جاری ہے۔ اور اسی جہادِ کبیر کی کامیاب قیادت کے لئے حضرت امام جماعتِ احمدیہ کو پاکستان سے ہجرت کرنا پڑی اور اسی جہاد میں پاکستان کے احمدی اپنی جانیں قربان کر رہے ہیں اور اپنے گھروں اور اثاثوں کو جلتا لٹتا دیکھ کر اور اپنے عزیزوں پیاروں کو سالہا سال سے قید و بند کی صعوبتوں میں مبتلا دیکھ کر بھی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا کلمہ بلند کر رہے ہیں اور مخالفینِ احمدیت کو مخاطب کر کے ببانگِ دہل یہ اعلان کر رہے ہیں کہ:-

"کلمہ مٹانے والے تو تم ہو۔ کلمہ کو سینے سے لگانے والے تو ہم ہیں۔ ہمیں کونسا کلمہ پڑھوانا چاہتے ہو۔ تمہارا کلمہ تو ہم نہیں پڑھیں گے تمہارے ملّاؤں کا کلمہ تو ہم نہیں پڑھیں گے۔ ہماری زبانیں گدی سے کھنچوا لو اگر کھنچوانے کی طاقت ہے۔ ہماری گردنیں کاٹ دو اگر کاٹنے کی طاقت ہے۔ ہمارے اموال کو تلف کر دو اگر تلف کرنے کی طاقت ہے۔ مگر خدا کی قسم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھیں گے اور تمہارا کلمہ نہیں پڑھیں گے۔"

(خطبہ جمعہ ۱۴ دسمبر ۱۹۸۴ء فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ)

اسی طرح ہر احمدی کے دل کی یہ آواز ہے:-

"خدا کی قسم! ہمارے بدنوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں۔ انہیں کتوں اور چیلوں کو کھلا دیا جائے۔ ہمیں جلا کر خاکستر کر دیا جائے اور ہماری راکھ کو سمندروں کے پانیوں میں بہا دیا جائے تب بھی ہمارے ذرے ذرے سے اللہ اور اس کے رسولؐ کی محبت کی آوازیں بلند ہوں گی۔"

(افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ ربوہ ۲۶ دسمبر ۸۳ء از حضرت امام جماعتِ احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ)

چنانچہ اس جہادِ کبیر میں دو درجن سے زائد احمدی جامِ شہادت نوش کر چکے اور کروڑوں کی جائیداد و املاک تباہ ہوئیں اور سینکڑوں افراد قید و بند کی صعوبتوں میں مبتلا کئے گئے۔ پاکستانی اخبار "نوائے وقت" نے ۱۱ ستمبر ۱۹۸۸ء کی اشاعت میں ان مجاہدین کے خلاف کی گئی قابلِ اشاعت کارگزاری کی تفصیل یوں درج کی ہے:-

"امتناعِ قادیانیت آرڈیننس کے تحت ۳۱۱۳ - افراد گرفتار کئے گئے۔"

ٹوبہ ٹیک سنگھ ۱۰ ستمبر (نامہ نگار) صدر ضیاء مرحوم کی طرف سے جاری کردہ امتناعِ آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۴ء کے نفاذ سے اب تک ملک بھر میں تقریباً ۳۱۱۳ قادیانیوں کو مذکورہ آرڈیننس کی خلاف ورزیوں کے الزام میں گرفتار کیا گیا۔ جن میں ۱۲۵ قادیانیوں کو خود کو مسلمان کہنے، ۵۸۸ قادیانیوں کو کلمہ طیبہ کا بیج لگانے، ۱۷۸ قادیانیوں کو تبلیغ و تقسیم لٹریچر کرنے، ۱۳۲۱ قادیانیوں کو اپنی عبادت گاہوں پر کلمہ طیبہ لکھنے، ۲۰۴ قادیانیوں کو اذان کہنے، ۲۷۶ قادیانیوں کو شعائرِ اسلامی استعمال کرنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا۔ علاوہ ازیں اس عرصہ میں ۱۴۲۱ قادیانیوں کو مختلف مقدمات میں گرفتار کیا گیا۔"

پھر ننکانہ صاحب اور چک سکندر میں جلانے اور لوٹنے اور دن دہاڑے معصوموں کو قتل کرنے وغیرہ کا ناقابلِ اشاعت مواد اس کے علاوہ ہے۔

اب دیکھ لیں کون ظالم ہے اور کون مظلوم۔ کون کلمہ طیبہ کو سینے سے لگا رہا ہے اور کون کلمہ طیبہ کو روند رہا ہے۔ کون جیت رہا ہے اور کون ہار رہا ہے۔ کون خدا کو خوش کر رہا ہے اور کون خدا کے غضب کو بھڑکا رہا ہے ـــ!!

اور اس فتنہ کے بانی مبانی کا ۱۷ اگست ۱۹۸۸ء کو جو حشر ہوا وہ بھی ساری دنیا کے سامنے ہے ــــ لیکن افسوس کہ اس فرعونِ زمانہ کے بعض نمک حلال اسی ڈگر پر چل رہے ہیں ــــ مگر جب خدائے قادر و قوی کا ہاتھ ظالموں کو ان کے ظلم سے کلیتۃً روک دے گا اور اس ابتلاء کا دھواں چھٹ کر مطلع صاف ہو جائے گا تو موٹی نظر رکھنے والے بھی دیکھ لیں گے کہ خدا کس کی پشت پناہی میں کھڑا ہے اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کس فریق پر شفقت اور تودد کی نظر فرما رہے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"خدا کی قسم! ہم جن راہوں پر چل رہے ہیں وہ انبیاء اور ان کے اصدق وفا غلاموں کی راہیں ہیں اور یہ وہ راہیں ہیں جو کہکشائیں بن کر آسمان پر چمکا کرتی ہیں۔ ایک آسمان کی کہکشاؤں کو ہم نے دیکھا جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اولین نے اپنے قدموں سے بنائی تھیں اور اے دیکھنے والو دیکھو! کہ محمد مصطفیٰؐ کے غلام آخرین میں ظاہر ہونے والے اب ان کہکشاؤں کو پھر اپنے خون سے بنا رہے ہیں، اپنی قربانیوں سے روشن کر رہے ہیں۔ اور آئندہ زمانہ ان راہوں کو دیکھے گا! ان چمکتی ہوئی کہکشاؤں کو۔ اور ان سے سبق حاصل کرے گا اور ان حضرت مسیح موعود اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں پر ہمیشہ رحمت اور درود بھیجتا رہے گا......"

مبارک ہو تم جو خدا کی قدر کے لائق بن گئے۔ پس جو زور لگتا ہے تم لگا لو اے دشمنانِ احمدیت! جتنے احمدی شہید کرنا چاہتے ہو شہید کر لو .... خدا کی قسم ہمارا خدا ہمارے ساتھ ہے۔ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا خدا ہمارے ساتھ ہے .... تم لازماً ناکام اور نامراد مرو گے اور احمدیت کے لئے وہ صبح ضرور طلوع ہوگی جس کے متعلق خدا فرماتا ہے اور قرآن میں وعدہ کرتا ہے ھِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ اے میرے بندو یہ رات تو جاری رہے گی لیکن ہمیشہ کے لئے نہیں۔ یہ دکھ ہیں مگر میں ان دکھوں کو قدر اور پیار کی نگاہوں سے دیکھ رہا ہوں۔ پس میں تمہیں خوشخبری دیتا ہوں ھِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ۔ یہ مطلع فجر تک کی باتیں ہیں اور وہ مطلع فجر کا طلوع ہونا زیادہ دیر کی بات نہیں۔"

(خطبہ جمعہ ۱۴ جون ۱۹۸۵ء)

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے سورۃ الفجر کی تفسیر فرماتے ہوئے وَاللَّیْلِ اِذَا یَسْرِ کی تشریح میں ایک رات کے گزرنے اور صبح صادق کے ظہور یعنی اسلام کے کامل غلبے کے آثار ظاہر ہو جانے کے لحاظ سے چار مختلف تعبیریں بیان فرماتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کو اگر عیسوی سن ۱۸۹۱ء سے شمار کیا جائے تو اس رات کا زمانہ ۱۹۹۰ء تک چلتا ہے۔ اور اگر ہجری سن ۱۳۰۰ ہجری سے شمار کیا جائے تو ۱۳۷۲ھ یعنی ۱۹۵۲-۵۳ء میں یہ رات ختم ہوتی تھی۔ اور قمری لحاظ سے ایک صدی میں تین سال کی جو کمی آجاتی ہے اس کو ملحوظ رکھا جائے تو ۱۹۷۷-۷۸ء تک یہ رات چلتی ہے اور اگر صدی کا سر مراد لیا جائے تو ۱۴۰۰ ہجری یعنی ۱۹۸۰-۸۱ء میں یہ رات ختم ہونی تھی۔ حضور رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ ان چار جہتوں میں سے کونسی جہت حقیقی ہے جس میں لیل کا زمانہ ختم ہو کر کامل فجر کا طلوع ہونا مقدر ہے۔ نیز یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان چاروں جہتوں میں خدا تعالیٰ اپنے ایسے نشان ظاہر فرمائے جو اسلام و احمدیت کی ترقی کے لئے سنگِ میل کی حیثیت رکھتے ہوں۔

واقعاتی لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو ۱۹۵۲-۵۳ء اور ۱۹۷۷-۷۸ء اور ۱۹۸۰-۸۱ء اور ۱۹۸۹-۹۰ء کے سال جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ایک [illegible] اور روشن پس منظر اپنے اندر رکھتے ہیں۔ چنانچہ ۱۹۵۲-۵۳ء کا سال پاکستان میں [illegible] خلافت کے لحاظ سے۔ ۱۹۷۷-۷۸ء کا سال لندن میں انٹرنیشنل کسرِ صلیب کانفرنس کے اہم واقعہ کے لحاظ سے۔ ۱۹۸۰-۸۱ء کا سال سپین میں مسجد بشارت کے سنگِ بنیاد اور پندرہویں صدی ہجری کے آغاز کے لحاظ سے اور ۱۹۸۹-۹۰ء کا سال موجودہ ابتلاء۔ صد سالہ جشن تشکر کے تاریخ ساز پروگراموں اور مباہلہ کے چیلنج اور خدائے قادر کے چمکتے روشن نشانات کے لحاظ سے جماعت احمدیہ کی تاریخ میں بہت نمایاں حیثیت کے حامل ہیں اور خاص طور پر ۱۹۹۰ء کا یہ سال جو دیوار برلن کے گرنے اور کمیونزم کے زوال کی ابتداء کے ساتھ شروع ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسلام و احمدیت کے نفوذ کے لئے بند دروازوں کو کھولنے کے جو سامان فرمائے ہیں اس کو دیکھتے ہوئے ایک پُرامید اور دور بین آنکھ یہ مشاہدہ کر سکتی ہے کہ اب رات پیٹھ پھیر رہی ہے اور سویرا ہوا چاہتا ہے ———

ارباب فکر و نظر کے لئے اس پہلو کو اسی طرح چھوڑتے ہوئے اصل موضوع کی طرف لوٹتے ہوئے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ خلافتِ رابعہ کے اس مبارک دور میں اگر ۱۹۸۴ء سے جاری سختی اور ہماری اسیروں کے دردناک اللہ تعالیٰ کے انعامات و افضال کا تصور کریں تو بے اختیار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ شعر زبان پر آجاتا ہے کہ ؎

اگر ہر بال ہو جائے سخن ور
تو پھر بھی شکر ہے امکاں سے باہر

کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ بھی کوئی زندگی ہے کہ چھ چھ سال سے معصوم صرف رَبُّنَا اللّٰہ کہنے اور کلمہ طیبہ کے لکھنے یا سینے پر بیج لگانے یا نماز پڑھنے یا السلام علیکم کہنے کے جرم میں قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرتے چلے آرہے ہیں ——— کوئی روحانی توجہ سے ناواقف کہہ سکتا ہے کہ یہ بھی کوئی زندگی ہے جو چک سکندر اور ننکانہ صاحب کے احمدی اپنے گھروں سے بے گھر دربدر ہو کر دن گزار رہے ہیں۔ لیکن مذہبی تاریخوں سے واقفیت رکھنے والے خوب جانتے ہیں کہ ہاں! اصل زندگی تو یہی زندگی ہے جو موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر نہ صرف خود زندہ ہے بلکہ دوسروں کو بھی زندگی بخش رہی ہے۔ ایسی ہی زندگیاں آج سے چودہ سو برس پہلے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے گزاری تھیں جن کی برکت سے آج ہم روحانی زندگی سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔ سچ ہے ؎

قتلِ حسینؓ اصل میں مرگِ یزید ہے
اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

پس دیکھو کہ یہ عظیم الشان برکات خلافتِ رابعہ کے اس مبارک دور میں کس شان کے ساتھ ظاہر ہو رہی ہیں کہ دشمن اپنی ہر فتح پر منہ کی کھا رہا ہے اور ایک عجیب حسرت کی آگ میں جل رہا ہے کہ ہم جتنا ان کو مار رہے ہیں اتنا ہی بلکہ اس سے زیادہ طاقت اور قوت کے ساتھ یہ زندہ ہوتے چلے جا رہے ہیں اور پھیلتے اور بڑھتے چلے جا رہے ہیں ——!

حقیقت یہ ہے کہ اس ظاہری نقصان کے بالمقابل جس سے اس ابتلاء کے دوران جماعت احمدیہ دوچار ہو رہی ہے، خدا تعالیٰ کی ان برکتوں اور رحمتوں اور فضلوں کو دیکھا جائے جو اس ابتلاء کے مائدہ سے جماعت سمیٹ رہی ہے، جو خدا تعالیٰ کے پیار کی صورت میں! صبر و استقامت کے عطا ہونے کی صورت میں۔ ہر قسم کی مالی و جانی، قلبی و ذہنی، حالی و قالی قربانیوں کے لئے انشراح صدر کے عطا ہونے کے لحاظ سے اور چار دانگ عالم میں احمدیت کو جو اعزاز اور جو شہرت اور جو ترقیات نصیب ہو رہی ہیں ان پر نظر کی جائے تو دل خدا کی حمد سے لبریز ہو جاتے ہیں۔ اس ابتلاء کے دوران ہی اس کے شیریں ثمرات کا یہ عالم ہے تو اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اس کے کامیاب اختتام پر کیا کچھ عطا ہونے والا ہے۔

اس موقع پر قارئین بدر کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک رؤیا یاد دلانا چاہتا ہوں جو حضور نے اوائل جنوری ۱۹۸۲ء میں کراچی کے مقام پر دیکھی تھی۔ جو تین مسلسل مناظر پر مشتمل تھی جو یکے بعد دیگرے حضور کو دکھائے گئے۔ مفہوم اس رؤیا کا یوں ہے کہ سب سے پہلے آپ نے دیکھا کہ سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تشریف لائے اور آکر آپ کی دست بوسی کی۔ آپ نے جھینپ کر اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور خود حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی دست بوسی کی۔ لیکن دوبارہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے آپ کی دست بوسی کی، یہ فرماتے ہوئے کہ نہیں، اب تم خلیفہ ہو اپنی خلافت کا چارج سنبھالو۔ اس کے بعد نظارہ بدلتا ہے۔ دوسرے نظارہ میں آپ نے دیکھا کہ ایک محل ہے جس میں سیدہ حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم رضی اللہ عنہا دخترِ صغریٰ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام داخل ہو رہی ہیں۔ اس کے بعد نظارہ بدلتا ہے۔ تیسرے نظارہ میں آپ نے دیکھا کہ ایک عظیم الشان دعوت ہے جس میں آپ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا دخترِ کبریٰ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ بیٹھے ہیں۔ ان تینوں نظاروں کی جو تعبیر حضور انور نے بیان فرمائی اس کا مفہوم یوں تھا کہ آپ کی خلافت کی ابتداء ہی میں ایک ابتلاء مقدر تھا جس میں ہر قدم پر نصرت الٰہی آپ کے شامل حال رہنے کی بشارت دی گئی۔ دوسرے نظارہ میں یہ مضمون سمجھایا گیا تھا کہ اس دورِ ابتلاء میں خطرات بھی ہوں گے لیکن اللہ تعالیٰ بحیثیت مجموعی جماعت کی حفاظت فرمائے گا۔ اور تیسرے نظارہ میں خدا نے یہ بشارت دی ہے کہ بالآخر دکھ اور تکالیف کے وقتی حالات دور ہو کر یُسر اور راحت کا دور آجائے گا۔ حضور انور نے فرمایا تھا کہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک کشف میں دیکھا کہ آپؓ کہہ رہی ہیں "کوئی ایسا نہ کہے کہ ایہو جی آئی تے بے مصیبت پائی۔" پس حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کو رؤیا میں دیکھ لینا ہی برکتوں کی علامت ہے اور پھر دعوت اور خوشی کے نظارہ میں آپؓ کو دیکھا جانا تو ایک بہت ہی پیاری خوشخبری ہے۔

پس جماعت احمدیہ کے لئے یہ ابتلاء جو ایک مائدہ کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے اتارا ہے ہر جہت سے مبارک ہے۔ ہاں خوشخبری ہو تم کو اے مسیح محمدی کی جماعت! کہ یہ دکھوں اور مصیبتوں کی رات ہمیشہ رہنے والی نہیں اس کے عقب میں یقیناً فتح و ظفر کی صبح نمودار ہونے والی ہے اور یاد رکھیں کہ فتح کی تاریخ ہمیشہ مظلومیت کی کوکھ سے ہی نکلتی ہے اسی لئے اسلامی سن کا آغاز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے نہیں کیا گیا۔ نہ بعثت مبارکہ کی تاریخ سے۔ نہ فتح مکہ کی تاریخ سے۔ اور نہ وصالِ اکبر کی تاریخ سے۔ بلکہ ہجرتِ مدینہ کی تاریخ سے اسلامی سن کا آغاز کیا گیا جس میں حکمت یہی ہے کہ مظالم کی کوکھ سے جس ہجرت نے جنم لیا وہی فتح مبین کا پیش خیمہ ثابت ہوئی۔

پس آج بھی جماعت احمدیہ کے ساتھ وہی تاریخ دہرائی جا رہی ہے۔ ایک حصہ پورا ہو رہا ہے اب دوسرے حصے کا انتظار ہے۔ مبارک ہے وہ جو آخر تک صبر کرے۔ وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْق

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ [illegible]

خلافت کی عظیم برکت "نظام بیت المال"

از مکرم جلال الدین صاحب نیّر ناظر بیت المال آمد قادیان

خدا تعالیٰ کے انبیاء کے کاموں کی تکمیل ہمیشہ اُن کے خلفاء کے ذریعہ ہوا کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ صرف اُس راستبازی کو جسے انبیاء دُنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اُس کی تخمریزی کرتا ہے۔ لیکن اس تخمریزی کی تکمیل اُن کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ اس کی تکمیل ایک دوسری قدرت یعنی خلافت کے ذریعہ کرتا ہے۔ اس لحاظ سے خلافت کسی قوم یا جماعت کے لئے ایک عظیم برکت ہے۔ کیونکہ خلافت ہی کے ذریعہ جماعت کی تبلیغی، تربیتی، تعلیمی اور دیگر ضروریات کی تکمیل ممکن ہے۔ ان سب کاموں کو خوش اسلوبی سے چلانے کے لئے ایک مضبوط نظام کی بھی ضرورت ہے۔ اور اس نظام کو چلانے کے لئے مال کی بھی ضرورت ہے۔ جس کا اشارہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصنیف فتح اسلام میں جماعت احمدیہ کے مقام کی غرض بیان کرتے ہوئے فرمایا:-

"اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے وہ کیا ہے۔ ہمارا اسی راہ میں مرنا یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے۔ اسی اسلام کا زندہ کرنا خدا تعالیٰ اب چاہتا ہے اور ضرور تھا کہ وہ اس مہم عظیم کے روبراہ کرنے کے لئے ایک عظیم الشان کارخانہ جو ہر ایک پہلو سے مؤثر ہو اپنی طرف سے قائم کرتا۔ سو اس حکیم و قدیر نے اس عاجز کو اصلاح خلائق کے لئے بھیج کر ایسا ہی کیا اور دُنیا کو حق اور راستی کی طرف کھینچنے کے لئے کئی شاخوں پر امر تائید حق اور اشاعت اسلام کو منقسم کر دیا۔"

(فتح اسلام صفحہ ۱۶-۱۷)

اسلام کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی کے اظہار کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی مختصر سی ابتدائی جماعت سے مالی قربانی کا یہ پہلا مطالبہ تھا۔ پھر کھلے لفظوں میں مالی قربانی کا مطالبہ کرتے ہوئے فرمایا:-

"وہ لوگ جو کامل استطاعت نہیں رکھتے وہ بھی ذاتی طور پر اس کارخانہ کی مدد کر سکتے ہیں جو اپنی طاقت مالی کے موافق ماہواری امداد کے طور پر عہد پختہ کے ساتھ کچھ رقوم نذر اس کارخانہ کی کیا کریں۔"

پھر فرمایا:-

"سو اے لوگو اگر تم میں وہ راستی کی روح ہے جو مومنوں کو دی جاتی ہے تو میری اس دعوت کو سرسری نگاہ سے مت دیکھو۔ نیکی حاصل کرنے کی فکر کرو کہ خدا تعالیٰ تمہیں آسمان پر دیکھ رہا ہے کہ تم اس پیغام کو سن کر کیا جواب دیتے ہو۔"

(فتح اسلام صفحہ ۵۱-۵۲)

اس طرح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ مالی قربانی کی بنیاد پڑی اور نظام بیت المال کا قیام عمل میں آیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے دَور خلافت میں اندر ہی اندر منافقین کا ایک گروہ فتنہ انگیزیاں کر رہا تھا جو ٹھیک حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے مسند خلافت پر متمکن ہونے کے ساتھ ہی اپنے کل پُرزے نکال کر خلافت سے برد آزما ہو گیا اور جماعت سے کٹ کر لاہور چلا گیا۔ اور بیت المال میں اس وقت چند پیسے چھوڑ گیا تھا۔

لیکن وہ بھول گئے تھے کہ یہ پودہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے جس کے ذریعہ اسلام کا عالمگیر غلبہ مقدر ہے۔ یہ غلبہ خلافت کی دائمی نعمت سے وابستہ ہے۔ چنانچہ قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے خلافت پر متمکن ہوتے ہی جماعت کو اندرونی اور بیرونی طور پر مستحکم کرنے کے لئے صدر انجمن احمدیہ کا ایک مضبوط نظام قائم فرمایا۔ اور نظام میں سب سے اہم نظام مالی بیت المال کا نظام ہے جس نظام کے ذریعہ پوری دُنیا کے احمدیوں نے مالی قربانی کے معیار کو بلند کرتے ہوئے تبلیغی تربیتی تعلیمی اور تعمیری اُمور سر انجام دیئے جاتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ فرض کردہ ماہواری چندے کے لئے باقاعدہ ایک شرح مقرر فرمائی اور ہر کمانے والے فرد کے لئے شرح کے مطابق چندہ عام حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی لازمی قرار دی۔ اور جماعت کے اندر مالی قربانی کی روح کو بیدار کرتے ہوئے فرمایا:-

"یاد رکھو مجھے روپیہ کی ضرورت نہیں میں اپنے لئے تم سے کچھ نہیں مانگتا میں خدا کے لئے اس کے دین کی اشاعت کے لئے تم سے مانگ رہا ہوں۔ اگر تم چندے میں حصہ نہیں لوگے تو خدا خود اپنے دین کی ترقی کا سامان پیدا کرے گا مگر میں اس لئے ڈرتا ہوں کہ تم دین کی ترقی میں حصہ نہ لے کر گنہگار نہ ہو۔ پس میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ تم اس وقت کو غنیمت سمجھو اور خدمت اسلام کے لئے اپنے مالوں کو قربان کرو جو شخص تکلیف اُٹھا کر اس خدمت میں حصہ لے گا میں اُس کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ دُعا کر گئے ہیں کہ اے خدا جو شخص تیرے دین کی خدمت میں حصہ لے گا تو اُس پر اپنے فضلوں کی بارش نازل فرما اور آفات اور مصائب سے اُسے محفوظ رکھ۔"

پھر فرمایا:-

"جو لوگ زیادہ حصہ لے سکتے ہیں اُنہیں میں کہتا ہوں کہ میری حد بندیوں کو نہ دیکھو خدا تعالیٰ کے پاس غیر محدود ثواب ہیں۔ اگر تم زیادہ قربانی کرو گے تو زیادہ ثواب کے مستحق ہو گے۔"

(الفضل ۷ جنوری ۱۹۴۰ء)

بہرحال اللہ تعالیٰ نے اس طرح جماعت احمدیہ کے نظام بیت المال کو مضبوط سے مضبوط تر کر دیا۔

اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بھی یہ پیار بھرا وعدہ فرمایا تھا کہ ینصرک رجال نوحی الیہم من السماء تیری مدد کے لئے وہ لوگ کمربستہ ہوں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے۔ گو ہر احمدی جو جماعت احمدیہ کے نظام بیت المال کو مضبوط کر رہا ہوتا ہے وہ خدا تعالیٰ کی وحی کی پیروی کر رہا ہوتا ہے۔

بہرحال حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی مالی قربانی کا احباب جماعت پر غیر معمولی اثر ہوا۔ اور آپ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ایسے نمایاں مالی قربانی کرنے والے بھی سامنے آئے جنہیں اللہ تعالیٰ نے بالفعل آسمان سے وحی کی تھی۔ اس طرح مالی قربانی کا معیار بلند سے بلند تر ہوا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ منکرین خلافت جو بیت المال کا خزانہ خالی کر گئے

یہ گمان کرتے تھے کہ اب یہ سلسلہ نہیں چلے گا اُن کا خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہو سکا۔ اور بیت المال کا نظام پھر ایک نئی شان کے ساتھ ظہور میں آیا۔ اور آہستہ آہستہ جماعت احمدیہ کا ہر قدم مالی قربانی کے ہر میدان میں خلیفۂ وقت کی آواز کے ساتھ ساتھ آگے ہی آگے بڑھتا رہا اور اس کے ذریعہ سلسلہ کی تبلیغی تربیتی اور تعلیمی ضروریات پوری ہوتی رہیں اور بیت المال کا بجٹ جو ۱۹۱۴ء میں چند پیسوں سے شروع ہوا تھا وہ تجاوز کرتے ہوئے ہزاروں سے لاکھوں تک پہنچ گئے یہاں تک کہ خلافت ثانیہ کے بابرکت عہد کے آخری مجلس شوریٰ نے سال ۱۹۶۵-۶۶ء کے لئے بہتر لاکھ اُنیس ہزار ایک سو بہتر روپے کا بجٹ آمد و خرچ منظور کیا۔

(سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے یہ پُر شوکت آسمانی بشارت بھی عطا فرمائی تھی کہ:۔

"خدا تجھے بکلّی کامیاب کرے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ میں تیرے خالص اور دلی محبّوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا۔ اور اُن کے نفوس و اموال میں برکت دوں گا۔"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

اللہ تعالیٰ کا یہ پُر شوکت اور عظیم الشان وعدہ خلافت کی عظیم برکت سے گزشتہ ایک صدی سے پورا ہوتا چلا آرہا ہے۔ ہر دور میں اسلام کو کمزور کرنے اور احمدیت کو مٹانے کے لئے مخالفت کی تیز آندھیاں چلیں اور ہر دور میں اس پُر عزم جماعت نے اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے قربانی و ایثار کے میدان میں ایسی چھلانگیں لگائیں کہ بڑی سے بڑی آندھی اور طوفان بھی جماعت کے بڑھتے ہوئے قدم کو نہ روک سکے۔ اور خدا تعالیٰ کی وہ عظیم الشان پیشگوئی کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" بڑی شان کے ساتھ خلافت ثانیہ کے بابرکت دور میں پوری ہوئی اور ساتھ ہی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیشگوئی بھی لفظ بہ لفظ پوری ہوئی کہ

"اے تمام لوگو! سن رکھو یہ اُس خدا کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر اُن کو غلبہ بخشے گا۔"

(تذکرۃ الشہادتین)

خلافت ثانیہ کے بعد خلافت ثالثہ کا بابرکت دور آیا آپ نے بھی نظام بیت المال کو مضبوط کرنے کے لئے اپنے متعدد خطبات اور تقاریر کے ذریعہ جماعت کی مالی قربانی کی روح کو مزید اُبھارا جس کے نتیجہ میں جماعت کا بجٹ لاکھوں سے تجاوز کر کے کروڑوں تک پہنچ گئے۔ آپ نے مغربی افریقہ کی پسماندہ اقوام کی طرف خصوصی توجہ دی اور وہاں تبلیغی مہم کو تیز تر کرنے کے لئے ایک بابرکت مالی تحریک "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" ۱۹۷۰ء میں جاری فرمائی جس کا مقصد ان پسماندہ اقوام کی بے لوث خدمت کر کے اور تبلیغی مراکز کے ساتھ ساتھ تعلیمی اور طبی مراکز قائم کرنا تھا چنانچہ آپ نے فرمایا:۔

"گیمبیا میں ایک دن اللہ تعالیٰ نے بڑی شدت سے میرے دل میں ڈالا کہ یہ وقت ہے کہ تم کم سے کم ایک لاکھ پونڈ ان ملکوں میں خرچ کرو۔ اس میں اللہ تعالیٰ بہت برکت ڈالے گا اور اچھے نتائج نکلیں گے۔"

(الفضل ۱۵ جولائی ۱۹۷۰ء)

مخلصین جماعت نے اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس تحریک میں بھی بڑھ چڑھ کر مالی قربانیاں پیش کیں جن کے نتیجہ میں مغربی افریقہ کے بیشتر اہم ممالک میں درجنوں نئے طبّی اور تعلیمی مراکز قائم ہوئے جن کی حسن کارکردگی سے سرزمین مغربی افریقہ میں ایک حیرت انگیز روحانی انقلاب پیدا کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے احمدی ڈاکٹروں کو غیر معمولی طور پر دست شفا سے نوازا۔

اس اہم مالی تحریک کے بعد ۲۸ دسمبر ۱۹۷۳ء کو جلسہ سالانہ ربوہ کے افتتاحی خطاب میں "صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ" کے نام سے جاری فرمایا۔ اور اس سکیم کو آئندہ سولہ سالوں کے دوران بتمام و کمال عملی جامہ پہنانے کے لئے مخلصین جماعت سے اڑھائی کروڑ روپے کا مطالبہ کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

"میں نے بڑی دعاؤں اور غور کے بعد یہ نتیجہ نکالا ہے کہ اگلے چند سال جو صدی کے پورا ہونے میں رہ گئے ہیں بڑی ہی اہمیت کے حامل ہیں۔ آئیں اللہ تعالیٰ کے اُن غیر معمولی فضلوں اور رحمتوں پر جو اس ایک صدی میں اللہ تعالیٰ نے ہم پر موسلا دھار بارش کی طرح نازل فرمائے ہیں۔ اظہار تشکر کے طور پر صد سالہ جشن منانا چاہیئے۔ ہمارا یہ جشن حمد اور عزم کے اظہار کے دو لفظوں کے عملی مظاہرہ پر مشتمل ہوگا۔"

پھر اسی تسلسل میں فرمایا کہ:۔

"دنیا کا ہر منصوبہ روپیہ چاہتا ہے اس منصوبہ کے لئے بھی رقم کی ضرورت ہے۔ اس وقت میں جماعت سے جس رقم کی اپیل کرنا چاہتا ہوں وہ صرف اڑھائی کروڑ روپیہ ہے لیکن میں اپنے رب کریم پر کامل بھروسہ کرتے ہوئے آج یہ اعلان بھی کر دیتا ہوں کہ ان سولہ سالوں میں اللہ تعالیٰ ہمارے لئے پانچ کروڑ روپے کا انتظام کر دے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔"

اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ خلیفہ کی اس آواز میں ایسی غیر معمولی برکت اور تاثیر عطا فرمائی کہ مخلصین جماعت نے اپنے پیارے امام کے قدموں میں اڑھائی کروڑ روپیہ کے بالمقابل ساڑھے بارہ کروڑ کے وعدہ جات پیش کر دیئے۔

آپ نے پیغام جلسہ سالانہ ۱۹۷۸ء میں فرمایا کہ:۔

"ہمیں خدا نے غلبہ اسلام کے لئے پیدا کیا ہے تو پھر ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی طاقت کے مطابق اس بارہ میں ممکن کوشش کریں اور قربانی کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں۔ ضرورت کے لحاظ سے ہماری کوشش میں جو کمی رہ جائے گی وہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے خود پوری کر دے گا..... ہماری روحانی آنکھ حالات کے اُفق پر غلبہ اسلام کے آثار دیکھ رہی ہے لیکن اس کے لئے ہمیں بہرحال قربانیاں دینی ہوں گی اپنے اموال اور اوقات کو قربان کرنا ہو گا۔"

ابھی یہ بابرکت تحریک جاری تھی کہ آپ کا وصال ہو گیا اس طرح خلافت ثالثہ کے بابرکت دور کا اختتام ہوا۔

خلافت ثالثہ کے بابرکت دور کے بعد خلافت رابعہ کے سنہری دور کا آغاز ہوا۔ یہ ایسا دور تھا جب کہ پاکستان میں جماعت احمدیہ ایک انتہائی سنگین ابتلاء کے دور سے گزر رہی تھی اور اس دور ابتلاء میں مزید شدت اُسی وقت آئی جب کہ ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کو ڈکٹیٹر پاکستان ضیاء الحق نے جماعت احمدیہ کے تمام حقوق انسانی پر پابندی لگا دی اور حضور انور معجزانہ طور پر ہجرت کر کے بخیر و عافیت الٰہی منشاء کے مطابق لندن تشریف لے گئے اور اس غیر انسانی آرڈیننس کی تائید میں پاکستان کے اشد ترین معاند احمدیت مولانا منظور چنیوٹی نے روزنامہ جنگ ۶ جون ۱۹۸۴ء میں ایک بیان جاری کیا کہ:۔

"قادیانیوں کے متعلق صدر ضیاء الحق کا حالیہ آرڈیننس ایک تاریخ ساز اور جرأت مندانہ اقدام ہے..... جو قادیانیت کے تابوت میں آخری کیل ثابت ہو گا۔"

لیکن یہ کیل خود مولانا منظور احمد چنیوٹی اور ان کے ہمنوا علماء اور ان کے سرغنہ ضیاء الحق کے تابوت کے لئے آخری کیل ثابت ہوا۔

(باقی آئندہ)

منقولات

ایک لاکھ آٹھ ہزار افراد نے قادیانیت قبول کرلی

آندھرا پردیش میں بھی قادیانی ہر تبلیغ

گذشتہ دنوں ہندوستان کے بعض مؤقر جرائد نے یہ اطلاع دی تھی کہ افریقہ کے مالی ملک میں ہزاروں قادیانیوں نے اسلام قبول کرلیا جس پر نمائندہ آندھرا جنرل نے مولانا حمید الدین شمس انچارج احمدیہ مسلم مشن آندھرا سے رابطہ پیدا کیا۔ مولانا شمس نے ان خبروں کی تردید کرتے ہوئے کہا کہ یہ بیانات علماء کی طفل تسلی کے سوا کچھ حقیقت نہیں رکھتے۔ اوّل تو جماعت احمدیہ غیر اقوام کو کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ پڑھا کر احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل کرتی ہے لہذا ان علماء نے کون سا کلمہ پڑھا کر اسلام میں داخل کیا ہے؟ اور ساتھ ہی مولانا شمس نے یہ بتایا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ نے ایک سال میں ایک لاکھ لوگوں کو اسلام میں داخل کرنے کا ٹارگٹ جماعت کو دیا تھا۔ اور ۲۳ مارچ کو مرزا طاہر احمد امام جماعت احمدیہ نے یہ اعلان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک لاکھ آٹھ ہزار افراد نے جماعت میں ایک سال میں شمولیت فرمائی ہے۔ جس قوم میں اطاعت فرمانبرداری اور اخلاص کا یہ عالم ہو اس کو دنیا کی کوئی طاقت اسلام سے دور نہیں لے جاسکتی۔ گذشتہ شماروں میں ہم علماء کو بیدار کر چکے ہیں کہ آندھرا پردیش میں ان لوگوں نے اپنی تبلیغی سرگرمیاں تیز کردی ہیں ابھی ۲۴ مارچ کو جو جلسہ حیدر آباد میں جماعت احمدیہ کی طرف سے منعقد ہوا جس میں مرزا وسیم احمد صاحب جو امام جماعت کے بڑے بھائی ہیں ان کا خصوصی خطاب تھا۔ اور اس خبر کو بانی جماعت احمدیہ اور امام جماعت احمدیہ کے فوٹوز کے ساتھ "تعمیر" الاشاعت مسلم روزنامہ نے شائع کیا حالانکہ پہلے اس جماعت کی خبروں کو مسلم روزنامہ والے شائع کرنا پسند نہ کرتے تھے۔ اور معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مرزا وسیم احمد صاحب کے دورہ کے فوری بعد سیٹھ محمد معین الدین امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد نے خصوصی پروگرام کے تحت مولانا حمید الدین شمس انچارج احمدیہ مسلم مشن آندھرا پردیش کو رمضان کے مہینہ میں دورہ پر روانہ کیا اور ضلع نلگنڈہ کی چار بستیوں کے چار سو لوگوں نے اس جماعت میں شمولیت اختیار کرلی ہے۔ اور کئی دیہات اس جماعت میں شامل ہونے کے لئے بے چین ہیں۔ اسی طرح ضلع ایسٹ گوداوری کے ۱۲ دیہاتوں کی جامعہ مسجد کے پیش امام و خطیب نے اس جماعت کو قبول کرلیا ہے۔

میرا تجزیہ ہے کہ دو سال قبل ضلع کھمم کے تگنور مقام پر مولانا محمد کریم الدین اور مولانا حمید الدین شمس فاضل نے اُڑیسہ کے مولانا محمد اسمٰعیل اور دوسرے علماء سے یہ مناظرہ کے بعد ان لوگوں کے حوصلے بہت بلند ہوگئے ہیں اور اس مناظرہ کے بعد گرملا پلی میں علماء دین نے جماعت احمدیہ کو مناظرہ کا چیلنج دیا۔ جس پر مولانا حمید الدین شمس اور سیٹھ محمد معین الدین امیر جماعت حیدر آباد اس مناظرہ میں حیدر آباد کے نوجوانوں کو ہمراہ لے کر گئے۔ علماء نے جماعت احمدیہ کے مناظر مولانا حمید الدین شمس سے مناظرہ کرنے سے انکار کردیا جس پر جناب شیخ سلیم احمد صاحب انسپکٹر پولیس جو اپنی فورس کے ساتھ مقام مناظرہ پر موجود تھے نے عیدیوں نے درخواست کی کہ آج حق اور باطل کا فیصلہ ہو جائے اور روز روز کی کرکری ختم کردی جائے۔ لہذا علماء کو ... میدان میں آنا ہوگا۔ لیکن علماء نے مناظرہ سے انکار کردیا اس وقت سے قادیانیوں کے حوصلے بہت سر بلند ہیں۔ بلکہ ایک ڈپٹی آندھرا جرنل کو مولانا شمس نے کہا کہ اللہ کی تائید ہمارے ساتھ ہے اور ہمارے امام کی دعائیں ہمارے پشت پر ہیں۔ ہم ان علماء کے قدموں کو اللہ کے فضل سے روک نہیں سکتے۔ اور ہم اداریہ کے ذریعہ علماء کو میدان میں لانا چاہتے ہیں لیکن اس وقت تک کوئی اثر نہیں اور قادیانیوں کی ہر جگہ اضلاع پر چل رہی ہے اور یوں لگتا ہے

ع مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

(ہفت روزہ آندھرا جرنل حیدر آباد ۲۱ اپریل ۱۹۹۰ء)

آہ! ڈاکٹر بی۔ ایم بشیر احمد صاحب آف بنگلور

میرے والد بی۔ ایم بشیر احمد صاحب آف بنگلور ۷ اپریل ۱۹۹۰ء کو بنگلور میں انتقال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

ع بلانے والا ہے سب سے پیارا ٭ اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

والد بزرگوار نہایت مخلص احمدی اور خلفاء عظام اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بہت عقیدت اور محبت و مودت رکھتے تھے۔ قادیان سے مبلغین، مرکزی نمائندگان کا احترام کرتے نیز تبلیغ کا جنون تھا آپ جماعتی مختلف عہدوں پر فائز رہ کر خدمات سلسلہ بجالاتے رہے۔

جماعت احمدیہ بنگلور کے نائب صدر، ناظم انصاراللہ کرناٹک آپ نے اس حیثیت سے پورے کرناٹک کی مجالس کا دورہ بذریعہ کار فرمایا اور ہر مجلس کو بیدار کیا۔ اور انتخابات وغیرہ کروائے سلسلہ کی خدمت کا اتنا شوق تھا کہ جب آپ کو علم ہوا کہ مرکز کو لیگل ایڈوائزر کی ضرورت ہے تو اپنے بیٹے بی ایم داؤد احمد کو ایل ایل بی کروا کر مرکز روانہ کردیا تاکہ جماعتی ضروریات و مقدمات میں معاون ثابت ہو سکے۔ نیز اپنے ایک بیٹے بی ایم کریم احمد صاحب کو مرکز میں مولوی فاضل کروایا تاکہ بوقت ضرورت سلسلہ کے کام آسکے۔

والد بزرگوار ہر سال قادیان جلسہ سالانہ پر حاضری دینا بہت ضروری سمجھتے۔ نیز مرکز کی ہر تحریک پر بخوشی حصہ لینا اپنا فرض سمجھتے اور اس پر عمل کرتے تھے۔ اور اپنی ساری اولاد کو مرکز سلسلہ کی ہر تحریک پر لبیک کہنے اور خدمت سلسلہ بجالانے اور پابندی صوم و صلوٰۃ کی تلقین فرماتے۔ بی۔ ایم بشارت احمد بی کام۔ ایل ایل بی صدر نمائش کمیٹی حیدر آباد اور قائد مجالس خدام الاحمدیہ آندھرا پردیش رہ کر خدمت سلسلہ کی توفیق پا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتر رنگ میں کام لے جیسا کہ والد بزرگوار مرحوم کا منشاء مبارک تھا۔ آمین۔

بہرصورت میرے والد خود پابند صوم و صلوٰۃ اور شب بیدار تھے۔ اور گوناگوں طبیعت کے مالک تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو غریق رحمت کرے اور پسماندگان کو اس صدمہ کے برداشت کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

ع آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے

خاکسار۔ بی۔ ایم۔ نثار احمد بنگلور

کمیونل ہارمنی ایوارڈس

بین الاقوامی طور پر قومی یکجہتی کے لئے کام کرنے والی شخصیت جناب حمید الدین شمس کو کمیونل ہارمنی ایوارڈ عید ملاپ تقریب میں پیش کیا جائے گا۔ (ہفت روزہ آندھرا جنرل حیدر آباد ۱۴ اپریل ۱۹۹۰ء)

درخواست دعا: مکرم مرزا ظہیر الدین منور احمد صاحب درویش تحریر فرماتے ہیں کہ خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیزم مرزا عابد الوہاب صاحب شوکت لندن کے بارہ معلوم ہوا ہے کہ دل کا آپریشن متوقع تھا۔ دل کے دو "والو" بدلنے تھے۔ آپریشن کی کامیابی۔ عزیزم کی صحت کاملہ عاجلہ، درازی عمر اور حسنات دارین کے لئے قارئین سے دعا کی درخواست ہے۔

شیوا کاشی (تامل ناڈو) میں

مسجد احمدیہ کے لئے تنصیب سنگِ بنیاد کی تقریب

از مکرم مولانا محمد عمر صاحب مبلغ انچارج احمدیہ مسلم مشن مدراس

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے صوبہ تامل ناڈو کے شجرۂ احمدیت میں ایک اور شاخ کا اضافہ ہوا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

شیوا کاشی ہندوستان کا ایک مشہور و معروف صنعتی شہر ہے۔ MATCHES FACTORY اور FIRE WARKS PRINTING میں اس شہر نے بہت شہرت حاصل کی ہے۔ یہاں بھی خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پہنچی اور ۱۹۸۵ء میں چند تعلیم یافتہ نوجوانوں کو قبول احمدیت کی توفیق ملی۔ یہاں کے قیام جماعت احمدیہ میں تامل رسالہ ۔۔۔ کی خدمت کا بہت بڑا دخل ہے۔ جونہی ان نوجوانوں نے تبلیغ شروع کی تو ہر ایک کے گھر کے اندر اور باہر شدید مخالفت شروع ہوئی حتیٰ کہ گھروں میں باجماعت نماز کی بھی انہیں اجازت نہیں مل رہی تھی۔ لہٰذا جمعہ کی نماز اور دیگر اجلاسات وغیرہ مقامی باغیچوں میں کرنے لگے۔ بالآخر ایک کرایہ کا مکان حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے ان کی تبلیغ کے نتیجہ میں اور بھی سعید روحوں کو قبول احمدیت کی توفیق ملتی رہی۔

اس کے بعد سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ کی خاص توجہ اور دعاؤں کے نتیجہ میں شیوا کاشی کے ایک نہایت موزوں اور مناسب علاقہ میں ایک قطعہ زمین خرید لیا گیا تاکہ وہاں ایک مسجد اور مشن ہاؤس تعمیر کئے جائیں۔

مورخہ ۲۹ ؍ اپریل ۱۹۹۰ء بروز اتوار اس مقام پر مسجد احمدیہ کے لئے سنگِ بنیاد کی تنصیب کی تقریب نہایت شاندار رنگ میں منعقد ہوئی اس میں شمولیت کے لئے خدام مدراس سے اور شیوا کاشی کی ہمسایہ جماعتوں سے بہت سارے احباب تشریف لائے۔

یہ تقریب مکرم محمد حسین صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ ایک مقامی مسلمان لیڈر مکرم عبد الرزاق صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ صاحب صدر نے بتایا کہ میں احمدی تو نہیں ہوں لیکن جماعت احمدیہ کے عقائد سے مجھے واقفیت ہے۔ اس زمانہ میں یہ عقائد نہ صرف مسلمانوں کے لئے بلکہ دیگر اقوام کے لئے بھی ایک مشعل راہ ہیں۔ انہوں نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کی طرف سے مسجد و مشن ہاؤس کی تعمیر کی کوششوں کو سراہتے ہوئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔

خاکسار نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کے عقائد اور دیگر مسلمانوں کے ساتھ اختلافات کا تفصیل سے ذکر کیا۔ اس کے بعد سنگ بنیاد رکھ کر لمبی اجتماعی دعا کروائی۔

اس موقعہ پر کثیر تعداد میں احمدیوں کے علاوہ بہت سارے غیر احمدی اور غیر مسلموں نے بھی شرکت کی اس کے بعد خاکسار نے اسی موقعہ پر جہاں نہایت خوبصورت پنڈال ڈالا گیا تھا ظہر و عصر نمازیں باجماعت پڑھائیں یہ بات بالخصوص قابل ذکر ہے کہ ان غیر احمدیوں نے بھی ہماری اقتداء میں نمازیں ادا کیں۔ اس موقعہ پر ایک نوجوان نے بیعت کی اللہ تعالیٰ استقامت بخشے آمین

اس موقعہ پر تمام حاضرین کی مٹھائی اور مشروبات سے تواضع کی گئی۔

اس طرح یہ تقریب بفضلہ تعالیٰ نہایت خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوئی۔ تمام قارئین بدر کی خدمت میں مودبانہ استدعا ہے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس قطعہ زمین پر نہایت خوبصورت مسجد اور دار التبلیغ تعمیر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اللہ اسے بہتوں کی ہدایت کا ذریعہ بنائے آمین۔

لجنہ اماء اللہ تامل ناڈو کا صد سالہ جشن تشکر کا جلسہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ساتان کولم میں لجنات اماء اللہ تامل ناڈو کا صد سالہ جشن تشکر کا جلسہ ۱۳ ؍ ۱۴ ؍ ۱۵ (مارچ) کو بخیر و خوبی منعقد ہوا جماعت احمدیہ کی وہاں ایک عظیم الشان وسیع مسجد ہے۔ وہاں نمازیں ادا کی گئیں۔ مکرم حمید احمد صاحب مرحوم کے وسیع مکان میں مہمانوں کو ٹھہرایا گیا۔ اسی دن شام مخالفین نے شور مچایا کہ جلسہ نہ کیا جائے۔ پولیس بھی ان کی مدد کر رہی تھی مگر احباب جماعت نے افسران بالا سے اجازت حاصل کر لی۔

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب۔ ناظر اعلیٰ قادیان بھی وہاں رونق افروز تھے ۱۶ ؍ تاریخ کی دوپہر کو لجنہ اماء اللہ کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں صوبہ تامل ناڈو کے متعدد مقامات سے لجنات آئی تھیں مثلاً۔ کوٹارا۔ شنکرن کوئل۔ توتو کوڑی۔ میلاپالم۔ سورن گڑھا۔ پٹنہ وغیرہ کی ساری بہنیں جمع تھیں۔ اور مدراس سے بھی ۴۰ کے قریب بہنیں شامل ہوئیں۔ اجلاس ٹھیک ایک بجے شروع ہوا سب سے پہلے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے تربیتی امور پر تقریر کی آپ نے بتایا کہ آج جس بستی میں ہم جمع ہوئے ہیں یہ محض اللہ تعالیٰ کا ایک خاص فضل ہے۔ سعید احمد صاحب مرحوم کی کوششوں سے آج یہ پاکیزہ نسل جو خلوص کے ساتھ خدمت دین کر رہی ہے اللہ تعالیٰ ان کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں داعی الی اللہ کے کاموں میں مصروف ہو جاؤ یعنی تبلیغ کرنے میں ہماری عورتوں کا بہت بڑا حصہ ہے بہت سے واقعات اور مثالیں ہمارے سامنے آئی ہیں کہ ہماری بہنیں غیر احمدی بہنوں کو اپنے جلسوں میں لا کر بہتر رنگ میں تبلیغ کر رہی ہیں اور بڑے اچھے نتائج نکل رہے ہیں۔ میں بہنوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ ہمسائیوں سے اور آپس میں تعلقات بڑھائیں جس کی وجہ سے بہت نمایاں خدمت کر سکتی ہیں۔ آپ نے بتایا کہ بھارت کی لجنہ کو حضرت امیر المومنین نے بہت سراہا ہے آپ خدا کی مخلوق کی خدمت کریں۔ بیمار پرسی کریں قانون شکنی ہاتھ ہے کہ انسان ایک دوسرے کے نزدیک ہو ہماری تنظیم کی یہ بہتی غرض ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ حضور نے خاص طور پر توجہ دلائی ہے کہ لجنہ کی جتنی بچیاں ہیں ان سب کو لجنہ کی ذمہ داری کی طرف توجہ دلائیں لجنہ کی تنظیم کی غرض و غایت بتائیں پڑھنے اور پڑھانے والی صلاحیت کے ساتھ ان سے کام لیا جائے جنکے اندر تقریر کرنے کی صلاحیت ہے ان سے بہتر رنگ میں کام لیا جائے جو سوشل ورک کے کام کرنے والی ہیں ان سے لجنہ کا بہترین کام لیا جائے جس سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے لجنہ کے سارے کام آسانی سے ہو سکتے ہیں اور غیر احمدیوں کے لئے بہترین نمونہ بن سکتے ہیں۔ اور آپ نے بتایا کہ جو بھی مقام اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیا ہے۔ اس کی قدر کرتے ہوئے اس مقام کی ذمہ داری کو بہترین رنگ میں نبھائیں۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق دے اور اسی طرح روزانہ پنج وقت نماز کی پابندی اور قرآن کریم کی تلاوت صبح کی عادت میں تمام باتوں کی طرف توجہ دلائیں۔ اس کے بعد لجنہ اماء اللہ کا اجلاس عمل میں آیا خاکسار کی زیر صدارت یہ کارروائی عمل میں آئی تلاوت قرآن مجید محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد عمر صاحب مدراس نے کی اور نظم محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ جنرل سیکرٹری مدراس نے سنائی بعد ازاں محترمہ مبشرہ شریف صاحبہ نے سپاس نامہ پڑھ کر سنایا جو صدر لجنہ اماء اللہ بھارت کے اعزاز میں تھا ازاں بعد عمر فانہ شفاعت مدراس، فاطمہ نسرین شنکرن کوئل منصورہ صدیقہ مدراس جواہر النساء صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ شنکرن کوئل، زبیدہ بی شاہ الحمید صاحبہ مدراس، S.۔ زبیدہ بیگم صدر لجنہ اماء اللہ میلاپالم شکیلہ پروین شفاعت مدراس، نصرت جہاں سیکرٹری میلاپالم امۃ الرقیب مدراس

(باقی صفحہ ۔۔ پر)

احمدیہ مسلم مشن بھاگلپور کی تبلیغی مساعی

گزشتہ سال ہوئے فرقہ وارانہ فسادات کے بعد عید الفطر کے مبارک موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں مورخہ ۲۷/۴/۹۰ کو مکرم جناب خورشید عالم صاحب ڈپٹی کلکٹر نے اپنے مکان شاہی منزل میں عید ملن کا اہتمام کیا جس میں شہر کے متعدد معززین ہندو، مسلم اور سکھوں کو دعوت دی۔ اس میں خصوصی طور پر آفیسرز، آئی۔ اے۔ ایس، ایڈمنسٹریشن کے دو ممبر گئی اے۔ ڈی۔ ایم۔ شریک ہوئے۔ علاوہ ازیں سینئر پولیس، سوشل ورکرز اور پولیس آفیسرز بھی شامل ہوئے۔ اس موقعہ پر مکرم مسعود عالم صاحب اے۔ ڈی۔ ایم۔ اور جناب آفتاب عالم صاحب۔ کے باہمی تعاون سے موقعہ پر موجود معززین کو جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا گیا۔ اور جماعتی لٹریچر اور خاص طور سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق کتاب "پیغام صلح" (ہندی) اور دیگر اردو۔ ہندی۔ انگریزی اور پنجابی لٹریچر دیا گیا جسے انہوں نے بخوشی قبول کیا۔ اور مزید جماعتی لٹریچر کی تحصیل کی خواہش ظاہر کی۔ اس موقعہ پر مکرم جناب خورشید عالم صاحب کی جانب سے اُن کی تواضع عمدہ طعام سے کی گئی۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت دے اور اس کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔

خاکسار:- شیخ ہارون رشید مبلغ بھاگلپور۔

ولادت

خدا تعالیٰ کے فضل اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کے ثمرہ سے کئی سالوں کے بعد خاکسار کے چچا زاد بھائی مکرم ڈاکٹر سیف اللہ صاحب آف حافظ آباد (پاکستان) کے گھر مورخہ ۲۵ رمضان المبارک کو لڑکا پیدا ہوا جو پہلی اولاد ہے۔ نومولود مکرم چوہدری مولا بخش صاحب کا پوتا اور مکرم شریف احمد صاحب مرحوم کا نواسہ ہے۔ خاکسار نے اس خوشی میں اعانت بدر میں دس روپے جمع کرائے ہیں۔ احباب جماعت سے زچہ و بچہ کی صحت و سلامتی اور نومولود کے خادم دین بننے کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

خاکسار:- منیر احمد حافظ آبادی ناظر امور عامہ۔ قادیان

ارشادِ نبوی ﷺ

اَسْلِمْ تَسْلَمْ

اسلام لا، تو ہر خرابی، برائی اور نقصان سے محفوظ ہو جائے گا!

(محتاجِ دعا)

یکے از ارکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ

(دین کا خلاصہ خیر خواہی ہے)

AZ

MOHAMMAD RAHMAT

PHONE NO. C/O 393238 / 893518.

SPECIALIST IN:-

ALL KINDS OF TWO WHEELER MOTOR VEHICLES.

45-B. PANDUMALI COMPOUND

DR. BHADKAMKAR MARG.

BOMBAY - 400008.

نورِ فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا

پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا

(دُرِّثمین)

AUTOWINGS,

15-SANTHOME HIGH ROAD

MADRAS - 600004.

PHONE NO. 76360

74350

آٹووِنگس

قادیان دارالامان میں مکان یا پلاٹ کی خرید و فروخت کیلئے

خدمات حاصل کریں

احمد پراپرٹی ڈیلرز

پروپرائیٹر:- نعیم احمد طاہر۔ احمدیہ چوک۔ قادیان ۱۴۳۵۱۶

AHMAD PROPERTY DEALERS

AHMADIYYA CHAWK QADIAN - 143516.

ہر قسم کی گاڑیوں، پٹرول اور ڈیزل کار۔ ٹرک۔ بس۔ جیپ اور ماروتی کے اصلی پرزہ جات کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں!

ٹیلیفون نمبرز:- 28-5222 اور 28-1652

AUTOTRADERS,

16-MANGOE LANE

CALCUTTA - 700001.

تار کا پتہ:- "AUTOCENTRE"

آٹو ٹریڈرز

۱۶ مینگو لین۔ کلکتہ ۔ ۷۰۰۰۰۱

YUBA

QUALITY FOOT WEAR

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

پیشکش

بانی پولیمرز۔ کلکتہ ۔ ۷۰۰۰۴۶

ٹیلیفون نمبرز:- 43-4028 - 5137 - 5206

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے!

زدجام عشق ۱۰۰/- روپے

حبوب مفید اٹھرا ۴۵/- روپے

اکسیر اولاد نرینہ (کورس)

تریاق معدہ ۸/- ۱۵/-

روشن جگا

حب جدوار ۲۰/-

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گول بازار۔ ربوہ (پاکستان)

اَفضَلُ الذِّکرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:۔ ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۔ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

CALCUTTA - 700073.

PHONE :- 275475 RESI. 273903.

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائیٹر:۔ سید شوکت علی اینڈ سنز

(پتہ)

خورشید کلاتھ مارکیٹ۔ حیدری۔ نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون نمبر ۶۲۹۴۴۳

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

PHONE :- 279203

THE JANTA

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORROUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15-PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

اَطِعْ اَبَاکَ

اپنے باپ کی اطاعت کر!

(حدیث نبوی)

RABWAH WOOD INDUSTRIES,

SAW MILLS & FOREST CONTRACTORS.

DEALERS IN :- TIMBER TEAK POLES, SIZES,
FIRE WOOD.

MANUFACTURERS OF :- WOODEN FURNITURE,
ELECTRICAL ACCESSORIES ETC.

P.O. VANIYAMBALAM (KERALA)

قائم ہو پھر سے حکم محمد جہان میں ؛ ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)

RAICHURI ELECTRICALS,

(ELECTRIC CONTRACTOR)

TARUN BHARAT CO.OP. HOUSE SOCT.

PLOT NO. 6 - GROUND FLOOR, OLD CHAKALA,

OPP. CIGARETTE HOUSE, ANDHERI (EAST)

PHONES } OFFICE :- 6348179 RESI :- 6289389 } BOMBAY - 400099.

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَاَمْوَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَاَعْمَالِکُمْ (مُسْلِم)

ترجمہ:۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ تمہاری شکلوں اور تمہارے مالوں کی طرف نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے دلوں اور تمہارے عملوں کی طرف دیکھتا ہے۔

طالبانِ دعا { محمد شفیق سہگل، محمد نعیم سہگل، محمد لقمان جہانگیر۔ مبشر احمد۔ ہارون احمد۔
پسرانِ مکرم میاں محمد بشیر صاحب سہگل مرحوم۔ کلکتہ۔

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُوحِي إِلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ

{ تیری مدد وہ لوگ کریں گے
جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے }

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکردہ: کرشن امر گم احمد اینڈ برادرس بستاکسٹ جیون ڈیلیرز ۔ مدینہ میدان روڈ ۔ بھدرک ۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر: شیخ محمد یونس احمدی ۔ فون نمبر: 294

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

SK. GHULAM HADI & BROTHERS, READYMADE GARMENTS DEALERS

CHANDAN BAZAR, BHADRAK, Distt.- BALASORE (ORISSA)

فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے { ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ ۔ اسلام آباد کشمیر

گڈلک الیکٹرانکس
انڈسٹریز معظم ۔ اسلام آباد کشمیر

امپائر ریڈیو ۔ ٹی وی ۔ اوشا پنکھوں سلائی مشین کے لئے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ ان کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔

(کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS.
6 - ALBERT VICTOR ROAD, FORT.
GRAM:- MOOSA RAZA } BANGALORE - 560002.
PHONE:- 605558.

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش: عبدالرحیم و عبدالروف مالکان حمید ساری مارٹ صالح پور ۔ کٹک (اڑیسہ)

"وہ نمونہ دکھاؤ کہ غیروں کے لئے کرامت ہو۔"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۳۸)

NIR ®
CALCUTTA-15.
پیش کرتے ہیں: آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!

Regd. No P. GDP-23

Registered with the Registrar of News Papers for India at No. R N.61/57.

Phone No 35

The Weekly Badr QADIAN 143516

24 th MAY 1990. KHILAFAT NUMBER PRICE Rs. 3 – 00

BANI®

موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

ESTABLISHED 1956

AUTOMOTIVE RUBBER CO.

AUTOMOTIVE PARTS MANUFACTURERS

HEAD OFFICE : BANI HOUSE 56 TOPSIA ROAD (SOUTH)
CALCUTTA 700 046 PHONE : 43-5206 43-5137
CITY SHOWROOM 5 SOOTERKIN STREET CALCUTTA 700072 PHONE : 27-2186 CABLE : AUTOMOTIVE

دعاؤں کے محتاج : ظفر احمد بانی، مظہر احمد بانی، ناصر احمد بانی و محمود احمد بانی
پسران میاں محمد یوسف صاحب بانی مرحوم و مغفور

Only Title Printed at HAMDARD PRINTING PRESS JALANDHAR